فہم حدیث سلسلہ 1

نیت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- نیت کی اہمیتیں
- کس کس عمل میں کیا کیا نیتیں ہونی چاہئیں
- کس کس عمل میں کن کن نیتوں سے بچنا چاہیے
- اچھی، بری نیتوں سے متعلق احادیث پر مشتمل ایک جامع مجموعہ
- حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے حدیث "انما الاعمال بالنیات" پر عمل کرنے کی شکلیں دیگر احادیث کی روشنی میں

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم حدیث سلسلہ 1

نیت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- ✓ نیت کی اہمیت
- ✓ کس کس عمل میں کیا کیا نیتیں ہونی چاہئیں
- ✓ کس کس عمل میں کن کن نیتوں سے بچنا چاہیے
- ✓ اچھی، بری نیتوں سے متعلق احادیث پر مشتمل ایک جامع مجموعہ
- ✓ حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کیلئے حدیث "انما الاعمال بالنیات" پر عمل کرنے کی شکلیں دیگر احادیث کی روشنی میں

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◀ کتاب کا نام : نیت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

◀ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◀ طباعت : ذوالحجہ 1443ھ/ جولائی 2022ء

◀ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◀ ای میل : admin@almuneer.pk

◀ ویب سائٹ: almuneer.pk

◀ فیس بک : AlMuneerOfficial

◀ یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	کتاب کا خلاصہ	9
	کتاب 1: نیت کی اہمیت کو پہچانیں	
2	اچھی بری نیت پر ثواب وعذاب	11
3	(1) بغیر عمل کیے بھی اچھی بُری نیت (عزم) پر ایسا ہی ثواب اور گناہ ہوتا ہے جیسا اچھے برے عمل پر ہوتا ہے	11
4	(2) اچھی نیتوں کے ذریعہ عادت کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے	15
5	اچھی نیت غیبی مدد	20
6	اچھی نیتوں کی وجہ سے غیبی مدد ہوتی ہے، اور بُری نیتوں کی وجہ سے غیبی مدد سے محرومی ہوجاتی ہے	20
7	بری نیت سے عمل مردود	23
8	بڑے سے بڑا عمل اگر نیت اچھی نہ ہو تو وہ قبول نہیں ہوتا اُلٹا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہوگا	23
9	آخرت کا معاملہ نیت کے مطابق	27
10	آخرت میں انسان کے ساتھ اسکی نیت کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔	27
11	نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے	30
12	اچھی بُری نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے چھپتی نہیں، پھر ریا کاری کے ذریعہ دوسروں پر اپنے عمل کو ظاہر کرنے کا کیا فائدہ؟	30
	کتاب 2: ہر کام میں اچھی نیت کریں، بُری نیت سے بچیں	
13	نیتوں کا خلاصہ	32
14	باب 1: تعلیم و تعلم کی نیتیں	37
15	فصل: 1 علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں کریں	38

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
16	1۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ کی پسند ناپسند جاننے کی نیت کرنا یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کے احکام، اس کی حدود اچھی طرح سمجھ میں آجائیں تاکہ عمل کرنا آسان ہو	38
17	2۔ دین کو پھیلانا کہ میں اسلئے علمِ دین سیکھ رہا ہوں تاکہ ساری انسانیت تک اس علمِ الٰہی اور خدا کے پیغام کو پہنچاؤں	38
18	**فصل:2** علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں نہ کریں	40
19	**فصل:3** علمِ دین سکھانے میں یہ نیتیں کریں	41
20	**باب 2: عبادات کی نیتیں**	42
21	**تمہید:** جو عبادات انسانی عادات کے مشابہ ہیں چونکہ ان میں بغیر نیت کے ثواب نہیں ملتا لہٰذا ان میں لگتے ہوئے حکم کی ادائیگی کی نیت کریں	43
22	**فصل:** طہارت کی نیتیں	44
23	اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور محبوب بننے کی نیت	44
24	جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین طہارت و پاکیزگی کا اہتمام فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی	45
25	**باب 3: معاملات کی نیتیں**	46
26	**فصل:1** کمائی میں دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کی نیتیں	47
27	(1) سوال سے بچنے کی نیت	48
28	(2) کفالت کا فریضہ ادا کرنے کی نیت	50
29	(3) فرض کفایہ پورا کرنے کی نیت	50
30	(4) اللہ کی مخلوق اور اللہ کے دین پر خرچ کرنے کی نیت	50
31	(5) سبب اختیار کرنے کا جو اللہ نے حکم دیا ہے اس حکم پر عمل کرنے کی نیت	51
32	(6) معاملات میں دھوکہ خیانت جھوٹ وغیرہ سے بچتے وقت، حکم پورا کرنے کی نیت کرنا	51
33	**فصل 2:** کمائی میں دنیا و آخرت کی ناکامیوں سے بچنے کے لیے ان نیتوں سے بچنا ضروری ہے	52

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
34	(1) مال بڑھانے کے لیے کمانا	52
35	(2) مالداری جتلانے کے لیے کمانا	53
36	(3) نام ونمود، دکھلاوہ، شہرت حاصل کرنے کے لیے کمانا	53
37	(4) عیاشی، گناہوں، ناجائز خواہشات پوری کرنے کے لیے کمانا	53
38	**فصل 3:** مال خرچ کرنے میں اچھی نیتیں	54
39	(1) خرچ کرنے میں اللہ کی رضا کی نیت ہو	54
40	(2) خرچ کرنے میں نفس کی اصلاح کی نیت ہو	63
41	(3) خرچ کرنے میں خوش دلی اور بشاشت ہو	64
42	**فصل 4:** خرچ کرنے میں بری نیتیں	66
43	(1) خرچ کرنے میں نام نمود اور شہرت کی نیت نہ ہو	66
44	(2) خرچ کرنے میں احسان جتلانے کی نیت نہ ہو	73
45	(3) خرچ کرنے میں بدلہ کی نیت نہ ہو	76
46	(4) خرچ کرتے ہوئے دل پر بوجھ نہ ہو	77
47	(5) کسی کی نیت پر حملہ نہ ہو	78
48	**فصل 5:** نکاح کرنے کی نیتیں	79
49	نیت (1): نکاح کرنے میں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور اتباع سنت کی نیت ہو	79
50	نیت (2): ایمان کی حفاظت، پاکدامنی (بدنظری، جنسی آلودگی، شیطانی خیالات بے راہ روی اور فتنہ فساد سے حفاظت) ذہنی قلبی سکون حاصل کرنے کی کی نیت کرے	81
51	نیت (3) نکاح سے اللہ تعالیٰ کی جو بڑی بڑی نعمتیں (نئے رشتے، تعلقات کا بننا/ اولاد کا ملنا) اور احکام وابستہ ہیں نکاح میں ان نعمتوں کی شکر گزاری اور ان احکام کو پورا کرنے کی نیت کرنا	83
52	نیت (4): ازدواجی تعلق میں صرف شہوت پوری کرنے کی نیت نہ ہو بلکہ یا اولاد کے حصول (جو نسل کی حفاظت کا ذریعہ/ انسان کے لئے صدقہ جاریہ، دین کے مختلف شعبوں میں افراد کی فراہمی کا ذریعہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باعث فخر ہے) کی نیت ہو یا گناہ سے بچنے بچانے کی نیت ہو	84

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
53	باب 4: معاشرت (رہن سہن، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے) کی نیتیں	86
54	**فصل 1:** کھانے پینے کی نیتیں	87
55	نیت (1): اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کی نیت سے کھائیں محض تلذذ و تنعّم کیلئے نہیں کیونکہ کھانے کے مقصد سے نظر ہٹا کر محض تلذذ و تنعم کے لئے کھانا جانوروں کی صفت ہے	87
56	نیت (2): عبادت اور خیر کے کاموں پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھائیں، کیونکہ کھانا پینا مباحات میں سے ہے، اس پر ثواب اس وقت ملے گا جبکہ مذکورہ نیت سے کھایا جائے	87
57	**فصل 2:** لباس پہنتے وقت یہ نیتیں کریں	89
58	نیت (1): اللہ تعالیٰ کے حکم (ستر چھپانے کا) کو پورا کرنے کی نیت سے پہنیں	89
59	نیت (2): عمدہ کپڑے پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار، اور اس کی پسند کو اختیار کرنے کی نیت کریں	91
60	خاص مواقع (عیدین/ جمعہ/تقریبات) میں عمدہ کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت کی نیت کریں	92
61	نیت (3): کم درجہ کے کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت اللہ کے لئے تواضع عاجزی اختیار کرنے کی نیت کریں	94
62	**فصل 3:** لباس پہنتے وقت یہ نیتیں نہ کریں	95
63	نیت (1): تکبر، دوسروں پر بڑائی جتانے، نام نمود، دکھلاوے کی نیت سے لباس نہ پہنیں	95
64	**فصل 4:** سوتے وقت یہ نیتیں کریں	96
65	نیت (1): تہجد میں اٹھنے کی نیت سے سوئیں	96
66	**فصل 5:** عیادت کی نیتیں	97
67	نیت (1): اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے، مسلمان کا حق ادا کرنے کی نیت کریں	97
68	نیت (2): اتباعِ سنت کی نیت کریں	98
69	نیت (3): احیاءِ سنت، تبلیغ و تعلیم کی نیت کریں	104
70	نیت (4): اعانت، مصیبت زدہ کی تکلیف دور کرنے کی نیت کریں	105

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
110	**فصل 6:** لوگوں کے ساتھ میل ملاقات، تنہائی اختیار کرنے کی نیتیں	71
110	(1) لوگوں سے متعلق رائج آدابِ زندگی/ قوانین اختیار کرتے وقت لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے کی نیت	72
110	(2) لوگوں کی باتوں رویوں معاملات میں تحمل و برداشت کے وقت مجبوری نہیں حکم پورا کرنے کی نیت/ اذیتیں برداشت کرنے کے فضائل حاصل کرنے کی نیت	73
110	(3) خلوت/ تنہائی اختیار کرتے وقت لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے کی نیت	74
111	(4) لوگوں کی راحت و آرام، آسانی، ان کو فائدہ پہنچانے کیلئے کوئی بات، کوئی عمل بھی اختیار کرتے وقت مسلمان کی اعانت کی نیت کریں	75
111	(5) کام کاج سے، مسجد سے، تبلیغ تعلیم سے جب گھر واپس آئیں تو گھر والوں کے حقوق کی ادائیگی، انکی تعلیم و تربیت کی نیت	76
	کتاب: 3 صرف ایک نیت پر اکتفاء نہ کریں کئی نیتیں کریں	
114	مسجد جانے میں متعدد نیتیں کریں	77
115	خوشبو لگانے میں متعدد نیتیں کریں	78
116	حوالہ جات	79

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیت اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتاب 1: نیت کی اہمیت کو پہچانیں

کتاب 2: ہر کام میں اچھی نیتیں کریں بری نیتوں سے بچیں

کتاب 3: صرف ایک نیت پر اکتفاء نہ کریں کئی نیتیں کریں

کتاب 1:

نیت کی اہمیت کو پہچانیں

- اچھی بری نیت پر ثواب و عذاب
- اچھی نیت غیبی مدد
- بری نیت سے عمل مردود
- آخرت کا معاملہ نیت کے مطابق
- نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اچھی بری نیت پر ثواب وعذاب

(1) بغیر عمل کیے بھی اچھی بُری نیت (عزم) پر ایسا ہی ثواب اور گناہ ہوتا ہے جیسا اچھے برے عمل پر ہوتا ہے۔

● نیکی کے ارادہ پر نیکی ملتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بزرگ و برتر کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں ہیں، پھر ان کو بیان کر دیا ہے چنانچہ جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق ابھی عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیت کر کے عمل بھی کر لیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیتا ہے۔ اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر نیت کر کے عمل بھی کر لیا تو اس کے لیے ایک برائی لکھتا ہے۔

● عذر کی وجہ سے نہ جانے والے بھی اجر میں شریک ہیں

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.(2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ (ایک مرتبہ دوران جہاد) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مدینہ میں کچھ لوگوں کو چھوڑ آئے ہو۔ مگر جس قدر تم چلو گے اور جس قدر تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں جس قدر وادی طے کرو گے وہ لوگ اجر وثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو عذر نے روک دیا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• کاش میرے پاس دولت ہوتی

عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ

فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ.(3)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھائیں تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کرلو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقوی اختیار کرتا ہے وہ شخص جسے علم تو دیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (مذکورہ بالا شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لیے برابر اجر و ثواب ہے ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہوا اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے وہ اس کے کمانے میں اللہ کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوۃ وغیرہ ادا کرے یہ شخص سب سے بدتر ہے ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے نہ اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسؤل ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

● میں اٹھ کر نماز پڑھوں گا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(4)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہوگئی تو

اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس پر صدقہ ہے۔

● اے یزید! تجھے وہ ملے گا جسکی تو نے نیت کی

أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ ؓ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ.(5)

معن بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں ں نے بیان کیا کہ میں میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک جھگڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے والد یزید نے چند دینار صدقہ کے لیے نکالے تو اس کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا، میں آیا تو اس کو لے لیا پھر میں اس کو لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو میرے والد نے کہا اللہ کی قسم تجھ کو دینے کا ارادہ نہ تھا، چنانچہ میں یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے یزید تجھے وہ ملے گا جس کی تو نے نیت کی اور اے معن وہ تیرا ہے جو تو نے لے لیا۔

● صدقہ چور، زانیہ، مالدار کو دیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ

بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ.(6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں صدقہ کروں گا چنانچہ وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا، لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ چور کو صدقہ دیا گیا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے میں صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور وہ ایک زنا کار عورت کو دے دیا۔ تو لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ ایک زنا کار عورت کو دے دیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ اے میرے اللہ ایک زنا کار عورت کو دینے پر تیری ہی تعریف ہے، میں صدقہ کروں گا۔ چنانچہ پھر وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا تو لوگ اس کے متعلق گفتگو کرنے لگے کہ ایک مالدار کو صدقہ دے دیا گیا۔ تو اس نے کہا اے میرے اللہ چور، زنا کار عورت اور مالدار آدمی کو صدقہ دینے پر تیرے ہی لیے تعریف ہے، چنانچہ وہ صدقہ مقبول ہوا اور اس سے کہا گیا کہ چور کو جو تم نے صدقہ دیا وہ اس لیے مقبول ہوا کہ شاید وہ چوری سے باز رہے اور زنا کار شاید زنا سے بچے اور مال دار کو شاید عبرت ہو اور جو اس کو اللہ نے دیا ہے وہ اس سے خرچ کرے۔

(2) اچھی نیتوں کے ذریعہ عادت کو عبادت بنا کر ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جو چیزیں بندہ کیلیے مباح ہوں، جیسے: کھانا پینا، سونا جاگنا وغیرہ ان پر ثواب اس وقت ملتا ہے جبکہ کوئی اچھی نیت اس میں ہو۔(7)

- فیض القدیر میں ہے:

(الخير كثير) أي وجوهه كثيرة (و) لكن (من يعمل به

قلیل)لإقبال الناس علی دنیاهم وإهمالهم ما ینفعهم فی أخراهم وجهلهم بأسرار الشریعة إذ کل مباح ینقلب طاعة مثابا علیها بالنیة کما لو نوی بأکله أن یقوی علی الجهاد والصلاة.(8)

● ڈاکٹر عبدالحی صاحب:

ڈاکٹر عبدالحی رفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار گھر میں داخل ہوئے، اور بچہ کھیلتا ہوا اچھا معلوم ہوا، اور دل چاہا کہ اس کو گود میں اٹھالیں، لیکن ایک لمحہ رک گئے کہ نہیں اٹھائیں گے، پھر دوسرے لمحہ دل میں یہ خیال لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں پر شفقت فرماتے ہوئے ان کو گود میں اٹھالیا کرتے تھے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں بچے کو گود میں اٹھاؤنگا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں بچے کو گود میں اٹھایا تو یہ عمل اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا ذریعہ بن گیا..... دنیا کا کوئی ایسا کام نہیں ہے جس میں اتباعِ سنت کی نیت نہ کر سکتے ہوں۔

● اہل وعیال پر خرچ کرنا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.(9)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے گھر میں اپنے جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

● خاموشی بھی عبادت

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ، وَلَكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ، فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي، جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارً، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ.(10)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں ہر سمجھدار آدمی کی بات قبول نہیں کرتا بلکہ میں اس کی خواہش اور ارادے کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی خواہش اور اس کا ارادہ میری فرمان برداری ہو تو میں اس کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور وقار قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ کوئی بھی بات نہ کرے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بی بی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے، تو وہ اس کے حق میں (صدقہ) کا حکم رکھتا ہے۔

- **ایک اور حدیث میں آتا ہے:**

يَا عَبْدَ اللهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللهُ لِي، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي.(11)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا، عبداللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں پھر انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو رات کے شروع میں سوتا ہوں پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مقدر کر رکھا ہے اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس سے اسی طرح امیدوار رہتا ہوں۔

- **شہادت کی طلب**

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ.(12)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صدق دل سے شہادت طلب کی اسے شہادت کا رتبہ دے دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو۔

● **شہادت کی نیت پر شہادت کا اجر**

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ ؓ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ ؓ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ ، فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعْهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "الْمَوْتُ" قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ:رَسُولُ اللهِ ﷺالشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِقِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ.(13)

رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن ثابت ؓ کی مزاج پرسی کو تشریف لائے تو انھوں نے دیکھا کہ ان کے اوپر مرض کا غلبہ ہے آپ ﷺ نے ان کو آواز سے پکارا انھوں نے جواب نہیں دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون " اور ارشاد فرمایا: تمہارے اوپر ہم مغلوب ہوگئے اے ابوالربیع (ابوالربیع حضرت عبداللہ بن ثابت کی کنیت ہے) مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا ہمارے ارادہ پر غالب ہوگیا ہم تو تمہاری زندگی کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تقدیر ہمارے ارادہ پر غالب آ گئی اور تمہاری تقدیر میں موت ہے، یہ بات سن کر خواتین نے چیخ ماری اور وہ رونے لگ گئیں، یہ دیکھ کر حضرت ابن عتیک ؓ ان کو خاموش کرنے لگ گئے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ان کو چھوڑ دو جس وقت

(موت) لازم ہو جائے تو اس وقت کوئی بھی نہ رویا کرے، لوگوں نے عرض کیا لازم ہونے سے کیا مراد ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کا آنا یہ سن کر ان کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مجھ کو توقع تھی کہ تم کو شہادت کا مقام حاصل ہوگا اس لیے کہ تم سامان جہاد کی تیاری کر چکے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو نیت کے مطابق ثواب عطاء فرمایا تم کس چیز کو شہادت سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اللہ کے راستہ میں قتل کئے جانے کو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہادت سات قسم کی ہوتی ہے اللہ کے راستہ میں قتل کئے جانے کے علاوہ (اور شہادت کی تفصیل یہ ہے) جو شخص طاعون میں انتقال کر جائے تو وہ شخص شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں مرجائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پانی میں غرق ہو کر مرجائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص کسی عمارت وغیرہ میں دب کر مرجائے تو وہ شہید ہے اور جو کوئی مرض ذات الجنب میں مرے وہ شہید ہے جو شخص آگ سے جل کر مرجائے تو وہ شہید ہے اور جو خاتون بچہ کی ولادت میں مرجائے وہ شہید ہے یا بچہ کی ولادت کے بعد مرجائے تو وہ شہید ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اچھی نیت غیبی مدد

اچھی نیتوں کی وجہ سے غیبی مدد ہوتی ہے، اور بُری نیتوں کی وجہ سے غیبی مدد سے محرومی ہو جاتی ہے۔

- تین آدمیوں کی مدد اللہ کے ذمہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالنَّاكِحُ الْمُسْتَعْفِفُ وَالْمُكَاتَبُ يُرِيدُ الْأَدَاءَ. (14)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کی مدد کرنا اللہ کے ذمے واجب ہے (1) اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا (2) اپنی عفت کی حفاظت کی خاطر نکاح کرنے والا (3) وہ عبد مکاتب جو اپنا بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہو۔

- قرض ادا کرنے کی نیت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَدَّانُ فَقِيلَ لَهَا مَا لَكِ وَلِلدَّيْنِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِي أَدَاءِ دَيْنِهِ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنٌ فَأَنَا أَلْتَمِسُ ذَلِكَ الْعَوْنَ. (15)

محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرض لیتی رہتی تھیں، کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ قرض کیوں لیتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کی نیت قرض ادا کرنے کی ہو تو اللہ کی مدد اس کے شامل حال رہتی ہے، میں وہی مدد حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

● غیر طلب کے جو عہدہ ملے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.(16)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ امارت طلب نہ کر اس لیے اگر تمہیں طلب کرنے کے بعد امارت دیدی گئی تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں مل جائے تو تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے علاوہ میں پاؤ تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ چیز کرو جو اس سے بہتر ہے۔

● جو آخرت کو مقصد بنائے

عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ ، قُلْتُ : مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.(17)

جس کا سارا غم آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ غنا و لا پروائی کو اس کے دل میں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پیدا کر دے گا، اس کی حالت کو یکجا کر دے گا، اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا غم دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس کی حالت کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (بھی) اسے وہی ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔

● اخلاص کی برکت

عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ، وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.(18)

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کی امداد کمزور افراد کی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے فرمائیں گے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بری نیت سے عمل مردود

بڑے سے بڑا عمل اگر نیت اچھی نہ ہوتو وہ قبول نہیں ہوتا اُلٹا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہوگا۔

- پیسے نام نمود کے لئے جہاد

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ ،قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :لَاشَيْءَ لَهُ،فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ :لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ،وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ .(19)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے واسطے جہاد کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔ پھر اس آدمی نے دریافت کیا اور یہی سوال پوچھا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی جواب دیا کہ ایسے شخص کے واسطے کوئی اجر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے واسطے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضا خداوندی مقصود ہو اور مال دولت اور نام اور شہرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی نیکی بیکار بلکہ باعث عذاب ہوگی۔

- فخر وریاء کیلئے جہاد

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ،عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ:الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ

الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ.(20)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد دوطرح کا ہے ایک وہ جہاد ہے جو رضاء الٰہی کی خاطر کیا جاتا ہے اوراس میں امام کی فرمان برداری کی جاتی ہے اور بہتر سے بہتر مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے ساتھی کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز کیا جاتا ہے پس ایسے جہاد میں تو سونا اور جاگنا بھی عبادت ہے۔ دوسرا جہاد وہ ہے جس میں فخر شامل ہو اور جو دکھانے اور سنانے کی غرض سے کیا جاتا ہے جس میں امام کی نافرمانی ہو اور زمین میں فساد مطلوب ہو ایسے جہاد کا کوئی اجر نہیں۔

● عمل خالص اللہ کے لئے نہ ہو

عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ:إِذَا جَمَعَ اللهُ النَّاسَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.(21)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا، وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔

● ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِي شَرِيكًا فَهُوَ

لِشَرِيكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوا أَعْمَالَكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ مَا أُخْلِصَ لَهُ وَلاَ تَقُولُوا هَذَا لِلَّهِ وَلِلرَّحِمِ فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلَّهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَلاَ تَقُولُوا هَذَا لِلَّهِ وَلِوُجُوهِكُمْ فَإِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلَّهِ مِنْهَا شَيْءٌ.(22)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے: میں شریک سے پاک ہوں تو جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک کرے گا، تو وہ عمل میرے شریک کے لیے ہوگا (یعنی اسی سے وہ شخص اپنے بدلے کا طلبگار ہو) (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے لوگو! اپنے اعمال کو اللہ کے لیے خالص کرلو! کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرے گا جو خالص اس کے لیے ہو، اور تم یہ نہ کہو یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: وہ رشتے داری کے حوالے سے ہوگا، اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور تم یہ بھی نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ تمہاری وجہ سے ہے، کیونکہ وہ تمہاری وجہ سے ہی ہوگا، اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔

- **ریاکاری پر اللہ کا غضب**

عن عبد الله بن قيس الخزاعي ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَنْ قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً لَمْ يَزَلْ مَقْتِ اللهِ حَتَّى يَجْلِسَ.(23)

جو دکھاوے سناوے کے لیے کھڑا ہوا ہو وہ جب تک نہ بیٹھے اللہ کے غصے اور غضب میں رہی رہتا ہے۔

- **جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو**

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.(24)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی پس جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی تو وہ اسے حاصل کرے گا یا عورت کی طرف ہوئی اس سے نکاح کرنے کے لیے ہوئی تو وہ اس سے نکاح کرلے گا پس اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس طرف ہجرت کرنے کی اس نے نیت کی ہوگی۔

● اللہ تعالیٰ دلوں کی نیت دیکھتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.(25)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آخرت کا معاملہ نیت کے مطابق

آخرت میں انسان کے ساتھ اسکی نیت کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔

● نیتوں کے مطابق حشر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.(26)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کا حشر ان کی نیتوں پر ہوگا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.(27)

حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا جسے دھنسایا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہوسکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

● بڑے بڑے عمل بری نیتوں سے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ

فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.(28)

حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لوگ دور ہو گئے تو ان سے اہل شام میں سے ناتل نامی آدمی نے کہا اے شیخ آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انھیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس لیے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انھیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا تو نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس کے لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور تیسرا وہ شخص ہو گا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا اسے بھی لا یا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انھیں پہچان لے گا اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیرے راستہ میں جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو تیری رضا حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے

اچھی بُری نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے چھپتی نہیں، پھر ریا کاری کے ذریعہ دوسروں پر اپنے عمل کو ظاہر کرنے کا کیا فائدہ؟

- کتنا بھی چھپا لو نیت ظاہر ہو کر رہتی ہے

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً عَمِلَ عَمَلاً فِيْ صَخْرٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كَوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِناً مَا كَانَ. (29)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اگر کوئی شخص کوئی عمل کرے ایسی بند جگہ پر جہاں پر نہ کوئی دروازہ ہو اور روشن دان ہو، پھر بھی وہ عمل کے سامنے نکل جاتا (ظاہر ہو جاتا) ہے، وہ کچھ بھی کر لے۔

- اللہ نیتوں کو سامنے لاتے ہیں

عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي، يُرَائِي اللهُ بِهِ. (30)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا حال لوگوں کو سنائے گا ذلیل و رسوا کرے گا نیز جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ریاء کاری کی سزا دے گا یعنی قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ اپنا اجر و ثواب اسی سے مانگو جس کے لئے تم نے وہ عمل کیا تھا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کتاب 2:

ہر کام میں اچھی نیت کریں، بُری نیت سے بچیں

❑ نیتوں کا خلاصہ

باب 1: تعلیم و تعلم کی نیتیں

باب 2: عبادات کی نیتیں

باب 3: معاملات کی نیتیں

باب 4: معاشرت (رہن سہن، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے) کی نیتیں

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نیتوں کا خلاصہ

❑ تعلیم و تعلم کی نیتیں

● علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں کریں

(1) زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ کی پسند ناپسند جاننے کی نیت کرنا یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کے احکام، اس کی حدود اچھی طرح سمجھ میں آ جائیں تا کہ عمل کرنا آسان ہو۔

(2) دین کو پھیلانا کہ میں اسلئے علمِ دین سیکھ رہا ہوں تا کہ ساری انسانیت تک اس علمِ الٰہی اور خدا کے پیغام کو پہنچاؤں۔

● علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں نہ کریں

(1) میں بڑے بڑے علماء کرام کے ساتھ ریس (race) لگاؤں گا۔

(2) باطل فرقوں کے ساتھ مناظرہ کرونگا۔

(3) عام لوگوں کی نگاہوں میں بلند مقام حاصل کرونگا۔

● علمِ دین سکھانے میں یہ نیتیں کریں

(1) لوگوں کو دین سکھانے میں نیابتِ نبوت کی نیت کریں۔

(2) کتاب و سنت کے احیاء اور اس کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کی نیت کریں۔

❑ عبادات کی نیتیں

● طہارت کی نیتیں

(1) اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور محبوب بننے کی نیت کریں۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ معاملات کی نیتیں

● کمائی میں دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کی نیتیں

(1) سوال سے بچنے کی نیت کریں۔

(2) کفالت کا فریضہ ادا کرنے کی نیت کریں۔

(3) فرض کفایہ پورا کرنے کی نیت کریں۔

(4) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت کریں۔

(5) سبب اختیار کرنے کے حکم پر عمل کرنے کی نیت کریں۔

(6) معاملات میں دھوکہ خیانت جھوٹ وغیرہ سے بچتے وقت، حکم پورا کرنے کی نیت کرنا

● کمائی میں دنیا و آخرت کی ناکامیوں سے بچنے کے لیے ان نیتوں سے بچنا ضروری ہے

(1) مال بڑھانے کی نیت سے کمانا۔

(2) مالداری جتلانے کی نیت سے کمانا۔

(3) نام ونمود، دکھلاوہ، شہرت حاصل کرنے کی نیت سے کمانا۔

(4) عیاشی، گناہوں، ناجائز خواہشات پوری کرنے کی نیت سے کمانا۔

● مال خرچ کرنے میں اچھی نیتیں

(1) خرچ کرنے میں اللہ کی رضا کی نیت کریں۔

(2) خرچ کرنے میں نفس کی اصلاح کی نیت کریں۔

(3) خرچ کرنے میں خوش دلی اور بشاشت ہو۔

● مال خرچ کرنے میں بُری نیتیں

(1) خرچ کرنے میں نام نمود اور شہرت کی نیت کرنا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) خرچ کرنے میں احسان جتلانے کی نیت کرنا۔

(3) خرچ کرنے میں بدلہ کی نیت کرنا۔

(4) خرچ کرتے ہوئے دل پر بوجھ ہونا۔

(5) کسی کی نیت پر حملہ کرنا۔

● نکاح کرنے کی نیتیں

(1) نکاح کرنے میں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور اتباع سنت کی نیت کریں۔

(2) ایمان کی حفاظت، پاکدامنی (بدنظری، جنسی آلودگی، شیطانی خیالات بے راہ روی اور فتنہ فساد سے حفاظت) ذہنی قلبی سکون حاصل کرنے کی کی نیت کریں۔

(3) نکاح سے اللہ تعالیٰ کی جو بڑی بڑی نعمتیں (نئے رشتے، تعلقات کا بننا/ اولاد کا ملنا) اور احکام وابستہ ہیں نکاح میں ان نعمتوں کی شکر گزاری اور ان احکام کو پورا کرنے کی نیت کریں۔

(4) ازدواجی تعلق میں صرف شہوت پوری کرنے کی نیت نہ ہو بلکہ یا اولاد کے حصول (جو نسل کی حفاظت کا ذریعہ/ انسان کے لئے صدقہ جاریہ، دین کے مختلف شعبوں میں افراد کی فراہمی کا ذریعہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باعث فخر ہے) کی نیت کریں یا گناہ سے بچنے بچانے کی نیت کریں۔

❑ معاشرت (رہن سہن، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے) کی نیتیں

● کھانے پینے کی نیتیں

(1) اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کی نیت سے کھائیں محض تلذذ و تنعّم کیلئے نہیں کیونکہ کھانے کے مقصد سے نظر ہٹا کر محض تلذذ و تنعم کے لئے کھانا جانوروں کی صفت ہے۔

(2) عبادت اور خیر کے کاموں پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھائیں، کیونکہ کھانا پینا مباحات میں سے ہے، اس پر ثواب اس وقت ملے گا جبکہ مذکورہ نیت سے کھایا جائے۔

● لباس پہنتے وقت یہ نیتیں کریں

(1) اللہ تعالیٰ کے حکم (ستر چھپانے کا) کو پورا کرنے کی نیت سے پہنیں۔

(2) عمدہ کپڑے پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار، اور اس کی پسند کو اختیار کرنے کی نیت کریں۔

(3) خاص مواقع (عیدین/ جمعہ/تقریبات) میں عمدہ کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت کی نیت کریں۔

(4) کم درجہ کے کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت اللہ کے لئے تواضع عاجزی اختیار کرنے کی نیت کریں۔

● لباس پہنتے وقت یہ نیتیں نہ کریں

(1) تکبر، دوسروں پر بڑائی جتانے، نام نمود، دکھلاوے کی نیت سے لباس نہ پہنیں۔

● سوتے وقت یہ نیتیں کریں

(1) تہجد میں اٹھنے کی نیت سے سوئیں۔

● عیادت کی نیتیں

(1) اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے، مسلمان کا حق ادا کرنے کی نیت کریں۔

(2) اتباعِ سنت کی نیت کریں۔

(3) احیاءِ سنت، تبلیغ و تعلیم کی نیت کریں۔

(4) اعانت، مصیبت زدہ کی تکلیف دور کرنے کی نیت کریں۔

● لوگوں کے ساتھ میل ملاقات، تنہائی اختیار کرنے کی نیتیں

(1) لوگوں سے متعلق رائج آدابِ زندگی/ قوانین اختیار کرتے وقت لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے کی نیت۔

(2) لوگوں کی باتوں رویوں معاملات میں تحمل و برداشت کے وقت مجبوری نہیں حکم پورا کرنے کی نیت/ اذیتیں برداشت کرنے کے فضائل حاصل کرنے کی نیت۔

(3) خلوت/تنہائی اختیار کرتے وقت لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے کی نیت۔

(4) لوگوں کی راحت و آرام، آسانی، ان کو فائدہ پہنچانے کیلئے کوئی بات، کوئی عمل بھی اختیار کرتے وقت مسلمان کی اعانت کی نیت کریں۔

● کام کاج سے، مسجد سے، تبلیغ تعلیم سے جب گھر واپس آئیں تو گھر والوں کے حقوق کی ادائیگی، انکی تعلیم و تربیت کی نیت۔

نوٹ: اگلے صفحات میں نیتوں کی تفصیل قرآن و حدیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب1:

تعلیم و تعلم کی نیتیں

فصل 1: علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں کریں

فصل 2: علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں نہ کریں

فصل 3: علمِ دین سکھانے میں یہ نیتیں کریں

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:1

علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں کریں

1۔زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ کی پسند ناپسند جاننے کی نیت کرنا یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کے احکام،اس کی حدود اچھی طرح سمجھ میں آجائیں تاکہ عمل کرنا آسان ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ.

(التوبة:122)

کیوں نہ نکلی چھوٹی جماعت ہر بڑی جماعت میں سے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں۔

2۔دین کو پھیلانا کہ میں اسلئے علمِ دین سیکھ رہا ہوں تاکہ ساری انسانیت تک اس علمِ الٰہی اور خدا کے پیغام کو پہنچاؤں۔

قرآن کریم میں ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ.(التوبة:122)

کیوں نہ نکلی چھوٹی جماعت ہر بڑی جماعت میں سے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں۔اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو ڈرائیں۔

●دلت الآية أنه يجب أن يكون المقصود من التفقه والتعلم دعوة الخلق الى الحق، وارشادهم الى الدين القويم والصراط المستقيم.(31)

●رَجُلٌ تَعَلَّمَ عِلْمَ الصَّلَاةِ أَوْ نَحْوَهُ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ وَآخَرُ لِيَعْمَلَ بِهِ فَالْأَوَّلُ أَفْضَلُ.(32)

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- تقریب النوع السابع والعشرون: معرفة آداب المحدثين میں ہے

(فعلى صاحبه تصحيح النية) وإخلاصها، (و تطهير قلبه من أغراض الدنيا) وأدناسها، كحب الرياسة ونحوها، وليكن أكبر همه نشر الحديث والتبليغ عن رسول الله ﷺ، فالأعمال بالنيات. (33)

- ایک حدیث میں ہے:

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ. (34)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ حدیث مرسل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے طالب علم کی حالت میں موت آ گئی اور اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ میں اسلام کا احیاء کروں تو ایسے شخص کے اور انبیاء کرامؑ کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

فصل:2

علمِ دین حاصل کرنے میں یہ نیتیں نہ کریں

1۔ میں بڑے بڑے علماء کرام کے ساتھ ریس (race) لگاؤں گا۔

2۔ باطل فرقوں کے ساتھ مناظرہ کرونگا۔

3۔ عام لوگوں کی نگاہوں میں بلند مقام حاصل کرونگا۔

● ایک حدیث میں ہے:

حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.(35)

جس شخص نے علم اسلئے تلاش کیا کہ وہ اس علم کے ذریعہ علماء ساتھ دوڑ لگائے یا اس کے ذریعہ بیوقوفوں سے مناظرہ کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:3

علمِ دین سکھانے میں یہ نیتیں کریں

1۔لوگوں کو دین سکھانے میں نیابتِ نبوت کی نیت کریں۔

2۔کتاب وسنت کے احیاء اوراس کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کی نیت کریں۔(36)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب 2:

عبادات کی نیتیں

- تمہید

فصل: طہارت کی نیتیں

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تمہید

● جو عبادات انسانی عادات کے مشابہ ہیں چونکہ ان میں بغیر نیت کے ثواب نہیں ملتا لہٰذا ان میں لگتے ہوئے حکم کی ادائیگی کی نیت کریں

جیسے: غسل کرنا یہ صفائی ستھرائی کے لیے بھی ہوتا ہے، اور عبادت (یعنی جمعہ، عیدین کا غسل بھی ہوتا ہے) تو جمعہ کے دن صرف غسل پر ثواب نہیں ملے گا بلکہ غسل پر ثواب جب ملے گا جب نیت ہو کہ جمعہ کا غسل کر رہا ہوں۔(37)

●قال الحافظ فی فتح الباری 19/1 :

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنِ الْجَنَابَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحْصُلُ لَهُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ عَلَى الرَّاجِحِ لِأَنَّ غُسْلَ الْجُمُعَةِ يُنْظَرُ فِيهِ إِلَى التَّعَبُّدِ لَا إِلَى مَحْضِ التَّنْظِيفِ فَلَا بُدَّ فِيهِ مِنَ الْقَصْدِ إِلَيْهِ بِخِلَافِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ.(38)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اس کو جمعہ کا غسل حاصل نہیں ہوتا راجح قول پر، اس لیے کہ اس میں جمعہ کے غسل کی نظیر ہے تعبد کے لیے، محض اس میں صرف صفائی ستھرائی ہے، پس ضروری ہے کہ غسل جنابت میں غسل جمعہ کی بھی نیت کرے بخلاف تحیۃ المسجد کے۔

فصل:

طہارت کی نیتیں

● اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور محبوب بننے کی نیت:

ظاہری نجاست ہو یا باطنی (بے وضو ہونا، جنابت کی حالت) ان سے پاکی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کی نیت کریں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے پاک صاف رہنا۔

نیز چونکہ اللہ تعالیٰ کو پاک صاف لوگ پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کی نیت بھی کریں۔

نیز دوسروں کو ایذاء سے بچانے کی نیت کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا، أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا- أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا- وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ۔

(مسند احمد، رقم:15299)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تھوم (لہسن) یا پیاز کھالے تو وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالعَوَالِيِّ، فَيَأْتُونَ فِي الغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الغُبَارُ وَالعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ العَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا۔ (بخاری، رقم:902)

لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے

گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔ اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا (رکتا) نہیں تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کرلیا کرتے تو بہتر ہوتا۔

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

اس سے دیگر بہت سارے فوائد معلوم ہو رہے ہیں وہ یہ کہ استاذ کو اپنے شاگرد کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرنا چاہیے، اور دینی مجالس اور اجتماعات میں صفائی ستھرائی کر کے جانا چاہیے، اور کسی بھی طریقے سے کسی مسلمان کو تکلیف دینے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ (فتح الباری، تحت الرقم: 902)

قرآن کریم میں ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. (مدثر: 4)

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو

ایک حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ. (39)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: طَهِّرُوا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ. (40)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے جسموں کو پاک رکھو۔

قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (بقرہ: 222)

بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔

المیسر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین طہارت و پاکیزگی کا اہتمام فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی:

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ.

(توبة:108)

اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب 3:

معاملات کی نیتیں

فصل 1: کمائی میں دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کی نیتیں۔

فصل 2: کمائی میں دنیا و آخرت کی ناکامیوں سے بچنے کے لیے ان نیتوں سے بچنا ضروری ہے۔

فصل 3: مال خرچ کرنے میں اچھی نیتیں

فصل 4: مال خرچ کرنے میں بُری نیتیں

فصل 5: نکاح کرنے کی نیتیں

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:1

کمائی میں دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کرنے کی نیتیں

1) سوال سے بچنے کی نیت 2) کفالت کا فریضہ ادا کرنے کی نیت

3) فرض کفایہ پورا کرنے کی نیت 4) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت

5) سبب اختیار کرنے کے حکم پر عمل کرنے کی نیت

(6) معاملات میں دھوکہ خیانت جھوٹ وغیرہ سے بچتے وقت، حکم پورا کرنے کی نیت کرنا

ایک حدیث میں آتا ہے:

مَن طَلَبَ الدُّنيَا حَلَالًا استِعفَافًا عَنِ المَسأَلَةِ وَسَعيًا عَلَى أَهلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى يَومَ القِيَامَةِ وَوَجهُهُ مِثلُ القَمَرِ لَيلَةَ البَدرِ۔ وَمَن طَلَبَ الدُّنيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مفاخرا مرائِيا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيهِ غَضبَانُ. (41)

جوشخص کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچنے، اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی خاطر جائز وسائل وذرائع سے دنیا (کے مال واسباب) کو حاصل کرے، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ (کمال نور اور نہایت مسرت وسرور کی وجہ سے) چودھویں رات کے چاند کی مانند (روشن ومنور ہوگا! اور جوشخص مال ودولت میں اضافہ کرنے (اپنی امارت ودولت مندی کے ذریعہ غرباء وفقراء پر) فخر کرنے کے، اور (محض اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے صدقہ وخیرات اور داد ودہش کی صورت میں) نام ونمود کے لیے (حرام وسائل وذرائع تو الگ رہے) جائز وسائل

وذرائع سے (بھی) دنیا (کے مال واسباب) حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے

إِن كَانَ خَرَجَ يَسعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِن كَانَ خَرَجَ يَسعَى عَلَى أَبَوَينِ شَيخَينِ كَبِيرَينِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِن كَانَ يَسعَى عَلَى نَفسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِن كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيطَانِ.(42)

اگر کوئی اپنے چھوٹے بچوں کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلے تو وہ ''راہِ خدا'' میں ہے، اور اگر کوئی اپنے بوڑھے ماں باپ کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلے تو وہ بھی ''راہِ خدا'' میں ہے، اور اگر کوئی اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے اور کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنے کے لیے گھر سے نکلے تو وہ بھی ''راہِ خدا'' میں ہے، اور اگر کوئی ریاکاری اور فخر پسندی کے جذبے سے نکلے تو وہ شیطان کے راستہ میں نکل گیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمائی میں دنیا وآخرت کی کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نیتیں ضروری ہیں:

(1) سوال سے بچنے کی نیت

یعنی کمانے والا یہ نیت کرے کہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے/سوال کی ممانعت سے بچنے کی نیت سے کماتا ہوں۔(43)

حدیث میں آتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ المَسأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّت لَهُ المَسأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتهُ جَائِحَةٌ فَاجتَاحَت مَالَهُ فَحَلَّت لَهُ المَسأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِن عَيشٍ ،وَرَجُلٍ أَصَابَتهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ:

ثَلَاثَةٌ مِن ذَوِي الحِجَى مِن قَومِهِ قَد أَصَابَت فُلَانًا الفَاقَةُ فَحَلَّت لَهُ المَسأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِن عَيشٍ أَو سِدَادًا مِن عَيشٍ ثُمَّ يُمسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ المَسأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحتٌ يَأكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحتًا.(44)

سوال کرنا درست نہیں ہے مگر تین آدمیوں کے لیے، ایک تو وہ شخص جس پر ضمانت کا بوجھ پڑا ہو (اور وہ ادا نہیں کر سکتا) تو سوال اس کے لیے درست ہے جب تک ضمانت سے بری نہ ہو پھر سوال سے رکنا چاہیے۔

دوسرا وہ شخص جس کو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئے کہ اس ک مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے بھی سوال درست ہے، یہاں تک کہ کچھ مال حاصل کرے۔ جو اس کے گذر بسر کے لیے کافی ہو۔

تیسرا وہ شخص جس کو کوئی ایسی حاجت پیش آئے کہ تین عقلمند آدمی اس کی قوم کے کہنے لگیں بیشک فلانے کو سخت حاجت پیش آئی ہے اس کے لیے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ گذارے کے لائق پیدا کر لے پھر باز رہے ان صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، جو شخص سوال کر کے کھائے وہ حرام کھاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسأَلُهُ فَقَالَ...... هَذَا خَيرٌ لَكَ مِن أَن تَجِيءَ وَالمَسأَلَةُ نُكتَةٌ فِي وَجهِكَ يَومَ القِيَامَةِ إِنَّ المَسأَلَةَ لَا تَصلُحُ إِلَّا لِذِي فَقرٍ مُدقِعٍ أَو لِذِي غُرمٍ مُفظِعٍ أَو دَمٍ مُوجِعٍ.(45)

ایک انصاری صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپ نے فرمایا............

خود کمانا تمہارے لیے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ تم قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہو کہ مانگنے کا داغ تمہارے چہرہ پر ہو مانگنا درست نہیں سوائے اس کے جو انتہائی محتاج ہو یا سخت مقروض ہو یا خون میں گرفتار ہو جو ستائے۔

مزید ایک روایت میں ہے:

مَن سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغنِيهِ جَاءَ يَومَ القِيَامَةِ وَمَسأَلَتُهُ فِي وَجهِهِ خُمُوشٌ أَو خُدُوشٌ أَو كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُغنِيهِ قَالَ خَمسُونَ دِرهَمًا أَو قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.(46)

جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے سخی کردے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چلا ہوگا۔(راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

(2) کفالت کا فریضہ ادا کرنے کی نیت

یعنی کمانے والا یہ نیت کرے کہ میں اہل وعیال اور جن کا نفقہ میرے ذمہ ہے ان کی کفالت (ضروریات پوری کرنا) کا فریضہ ادا کرنے کے لیے کما تا ہوں۔(47)

(3) فرض کفایہ پورا کرنے کی نیت

یعنی کمانے والا یہ نیت کرے کہ میں اپنے پیشہ اور تجارت سے فرض کفایہ میں سے ایک فرض (خلقِ خدا کو ہلاکت سے بچانا) ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں۔(کیونکہ اگر کوئی نہ کمائے یا سب کمائی کے لیے ایک ہی پیشہ اختیار کریں تو انسانیت ضائع ہوجائے گی)۔(48)

(4) اللہ کی مخلوق اور اللہ کے دین پر خرچ کرنے کی نیت

یعنی کمانے والا یہ نیت کرے کہ میں عزیز واقارب، غریبوں، پڑوسیوں کی اعانت اور دین کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے لیے کما تا ہو۔(49)

قرآن کریم میں ہے:

الَّذِينَ يَلمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهدَهُم فَيَسخَرُونَ مِنهُم سَخِرَ اللهُ مِنهُم وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ.(التوبة:79)

(یہ منافق وہی ہیں) جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنوں کو بھی طعنے دیتے ہیں، اور ان لوگوں کو بھی جنہیں اپنی محنت (کی آمدنی) کے سوا کچھ میسر نہیں ہے، (یعنی جو کماتے ہی اس لیے ہیں تا کہ اللہ کے راستہ میں صدقہ کریں) اس لیے وہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيئَ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِأَحَدِهِم اليَومَ مِائَةَ أَلف.(50)

رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بازار جاتا اور مزدوری کر کے ایک مد حاصل کرتا اور آج ان میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔

(5) سبب اختیار کرنے کا جو اللہ نے حکم دیا ہے اس حکم پر عمل کرنے کی نیت

یعنی کمانے والا یہ نیت کرے کہ میں کمائی کے لیے جو پیشہ / سبب اختیار کر رہا ہوں وہ حکم الٰہی پر عمل کی نیت سے اختیار کر رہا ہوں، نہ اس نیت سے کہ یہ پیشہ مجھے رزق دے گا، پیشہ تو رزق کا صرف ظاہری سبب ہے، رازق نہیں، اس پیشہ/سبب پر نتیجہ (رزق کا ملنا) موقوف نہیں، رزق کے معاملہ میں میرا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہی ہے۔ **(51/1)**

(6) معاملات میں دھوکہ خیانت جھوٹ وغیرہ سے بچتے وقت، حکم پورا کرنے کی نیت کرنا

یعنی یہ نیت کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے منع کیا ہے، اسی لئے میں یہ کام نہیں کر رہا۔

قال ابن حجر فی "فتح الباری" (ج1/ص19) "

والتحقيق ان الترك المجرد لا ثواب فيه وإنما يحصل الثواب بالكف الذى هو فعل النفس فمن لم تخطر المعصية بباله أصلا ليس كمن خطرت فكف نفسه عنها خوفا من الله تعالى فرجع الحال إلى أن الذى يحتاج إلى النية هو العمل بجميع وجوهه لا الترك المجرد والله أعلم". **(51/2)**

فصل 2:

کمائی میں دنیا وآخرت کی ناکامیوں سے بچنے کے لیے ان نیتوں سے بچنا ضروری ہے

حدیث میں آتا ہے:

مَن طَلَبَ الدُّنیا حَلَالًا مُکَاثِرًا مفاخرا مرائِیا لَقِی اللہ وَھُوَ عَلَیہِ غَضبَانُ۔ (52)

جو شخص مال ودولت میں اضافہ کرنے (اپنی امارت ودولت مندی کے ذریعہ غرباء وفقراء پر) فخر کرنے کے، اور (محض اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے صدقہ وخیرات اور داد ودہش کی صورت میں) نام ونمود کے لیے (حرام وسائل وذرائع تو الگ رہے) جائز وسائل وذرائع سے (بھی) دنیا (کے مال واسباب) حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِن کَانَ خَرَجَ رِیَاءً وَمُفَاخَرَةً فَھُوَ فِی سَبِیلِ الشَّیطَانِ۔ (53)

اگر کوئی ریاکاری اور فخر پسندی کے جذبے سے (کمانے کے لیے) نکلے تو وہ شیطان کے راستہ میں نکل گیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمائی میں دنیا وآخرت کی ناکامیوں سے بچنے کے لیے درجہ ذیل نیتوں سے بچنا ضروری ہے:

(1) مال بڑھانے کے لیے کمانا: یعنی اس نیت سے مال بڑھانے کے لیے کمانا تاکہ زیادہ سے زیادہ خواہشات پوری ہوسکیں، آخرت بنانے کی نیت نہ ہو۔ (54)

(2) مالداری جتلانے کے لیے کمانا: یعنی دوسروں پر اپنی مالداری کی برتری جتلانے اور فخر کے لیے کمانا۔

(3) نام ونمود، دکھلاوہ، شہرت حاصل کرنے کے لیے کمانا: یعنی اس نیت سے کمانا کہ زیادہ مال حاصل کر کے رفاہی کاموں میں خرچ کروں گا تاکہ میرا بھی نام ہو اور معاشرہ میں اثر ورسوخ قائم ہو۔

(4) عیاشی، گناہوں، ناجائز خواہشات پوری کرنے کے لیے کمانا۔

حدیث میں آتا ہے:

> وَعَبدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالاً وَلَم يَرزُقهُ عِلمًا فَهُوَ يَخبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيرِ عِلمٍ لاَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلاَ يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلاَ يَعلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخبَثِ المَنَازِلِ وَعَبدٍ لَم يَرزُقهُ اللهُ مَالاً وَلاَ عِلمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَو أَنَّ لِي مَالاً لَعَمِلتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلاَنٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزرُهُمَا سَوَاءٌ. (55)
>
> ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کا خوف ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوۃ وغیرا ادا کرے، یہ شخص سب سے بدتر ہے۔
>
> ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح (گناہوں، عیاشی میں) خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسؤل ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

فائدہ: بری نیت سے مراد یہ ہے کہ اس نے ناجائز کاموں میں خرچ کرنے کا عزم کرلیا لیکن مال نہ ہونے کی وجہ سے خرچ نہ کرسکا، البتہ اگر صرف ناجائز کام میں خرچ کرنے کا وسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے۔

فصل 3:

مال خرچ کرنے میں اچھی نیتیں

(1) خرچ کرنے میں اللہ کی رضا کی نیت ہو

(2) خرچ کرنے میں نفس کی اصلاح کی نیت ہو

(3) خرچ کرنے میں خوش دلی اور بشاشت ہو

(1) اللہ کے دین اور اللہ کے مخلوق پر خرچ کرتے ہوئے صرف اور صرف اللہ کی رضا کی نیت ہو

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابتِغَاءَ وَجهِ اللهِ. (بقرۃ:272)

جبکہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ نہیں کرتے۔

یعنی تم صرف اللہ کی رضا ہی کے لیے خرچ کرتے ہو، لہٰذا ان آداب کی رعایت کرو جن سے اللہ کی رضا حاصل ہو اور ان اعمال سے بچو جن سے اللہ کی ناراضگی ہوتی ہو اور جن سے صدقات باطل ہو جاتے ہوں بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ نفی نہی کے معنی میں ہے یعنی تم نہ خرچ کرو مگر اللہ کی رضا کے لیے۔ (56)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَموَالَهُم فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَت سَبعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔ (بقرۃ:261)

جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ

جس کے لیے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے، اللہ بہت
وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔

نیک کام میں خرچ کرنا باعتبار نیت کے تین قسم کا ہے۔ایک نمائش کے ساتھ اس کا کچھ ثواب نہیں۔ دوسرے ادنیٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے "مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا" میں اس ادنیٰ درجہ ہی کا بیان ہے۔ تیسرے زیادہ اخلاص یعنی اس کے اوسط یا اعلیٰ درجہ کے ساتھ اس کے لیے اس آیت میں وعدہ ہے دس سے زیادہ سات سو تک علی حسب تفاوت المراتب۔(57)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ۔(حج:37)
اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقوی
پہنچتا ہے۔

یعنی جو جانور قربانی اور صدقہ وغیرہ میں ذبح کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ حاجت نہیں اس کے پاس نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ خون ان کو تو تم ہی کھا پی کر برابر کر دیتے ہو (کچھ گوشت خود کھایا کچھ اپنے گھر والوں کو کھلایا کچھ اصحاب واحباب کو دیا کچھ فقراء اور مساکین کو دیا یہ سب تمہارے اور تمہارے ابناء جنس ہی کے کام آ گیا) اللہ تعالیٰ کو تو تمہارے دلوں کا تقویٰ پہنچتا ہے اخلاص کے ساتھ بہ نیت تقرب الی اللہ جانور ذبح کیے یا ریاکاری کے طور پر، خوش دلی سے قربانی کی ہے یا بد دلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے اس کے مطابق جزا دے گا جو چیز اللہ کے لیے قربان کی جارہی ہے، وہ اچھی سے اچھی ہو خوش دلی سے بھی ہو۔(58)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا، اِنَّمَا
نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا۔(دھر:8)
اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم توتمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔ (بقرة:271)

اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو تب بھی اچھا ہے، اور اگر ان کو چھپا کر فقراء کو دو یہ تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے، اور اللہ تمہاری برائیوں کا کفارہ کر دے گا، اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ (توبة:109)

بھلا کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر اٹھائی ہو، یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک ڈھانگ کے کسی گرتے ہوئے کنارے پر رکھی ہو، پھر وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے؟ اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں پہنچاتا۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.(59)

پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

قالت عائشة سألت رسول الله ﷺ عَنْ هذهِ الآية " والَّذين يُؤتُونَ ما آتَوا وقُلُوبُهُم وجِلَةٌ " قالت عائشة أَهُمُ الذين يَشربُونَ الخمرَ ويَسرِقُونَ قال: لا يا بنتَ الصِّدِّيقِ ولكن هم الذى يَصُومون ويصلُّون ويَتَصَدَّقون ويخافُون أَن لا يُتقبَّلَ

منهم أولئك يُسارِعونَ في الخيرات وهم لها سابقون. (60)

حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آیت ''والّذين يؤتونَ ما آتوا وقُلُوبُهم وجلَةٌ'' کا مطلب دریافت کیا جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور اُس پر بھی اُن کے دل ڈرتے رہتے ہیں'' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ (یعنی کیا اُن کا ڈرنا گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں، بلکہ آیت کریمہ میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے والے اور صدقہ وخیرات کرنے والے ہیں اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (کسی خرابی کی وجہ سے) اُن کے نیک اعمال قبول نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی لوگ اُن بھلائیوں کی طرف بڑھ جانے والے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

ثلاث أُقسِمُ عليهن وأُحَدِّثُكم حديثاً فاحفظوه: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقة ولا ظُلِمَ عَبدٌ مَظلمَةً فصَبرَ عليها إلا زاده اللهُ بها عِزّاً ولا فتح عبدٌ بابَ مسألة إلا فتح اللهُ عليه بها بابَ فقرٍ أو كلمة نحوها . وأُحَدِّثكم حديثاً فاحفظوه إنما هذه الدنيا لأربعة نَفَرٍ: عبدٌ رزقه الله مالاً وعلماً فهو يتَّقي في ماله ربَّهُ ويَصِلُ به رَحِمَهُ ويعلم أنَّ لله فيه حقاً فهذا بأفضل المنازلِ وعبدٌ رزقه الله علماً ولم يرزقه مالاً فهو صادقُ النية لله يقول: لو أنَّ لي مالاً لَعَمِلتُ بعملِ فلانٍ فأجره بنيته وفي رواية: فهو بنيته فأجرهما سواء وعبدٌ رزقه الله مالاً ولم يرزقه علماً فهو يَخبِط في ماله بغير علم لا يتَّقي فيه ربَّه ولا يصلُ بهِ رَحِمَه ولا يعلم لله فيه حقاً فهذا بأخبث المنازل وعبدٌ لم يرزقهُ الله مالاً ولا

علماً فهو يقول: لو أنَّ لى مالاً لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته وَوِزرُهما سواء۔ (61)

میں تین چیزیں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ (وہ تین باتیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسری یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لیے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے اس طرح) ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا، وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے، یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں یعنی تیسرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہوجاتا ہے یعنی اچھے یا برے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا برے عمل پر ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

لقد تركتم بالمدينةِ أقواماً ما سِرتُم مَسيراً ولا أنفَقْتم من نفقةٍ ولا قَطَعتم من وادٍ إلا وهم معكم فيه قالوا: يا رسول الله وكيف يكونُونَ معنا وهم بالمدينةِ قال: حَبَسَهُمُ العُذرُ۔ (62)

تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر وثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنے کی نیت رکھتے تھے، لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔

ایک اور حدیث میں حضرت معن بن یزیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

وخاصمت إليه وكان أبي يزيد أخرج دنانير يتصدق بها فوضعها عند رجل في المسجد فأعطانيها ولم يَعرِف فأتيته بها فقال: إني والله ما إيَّاكَ أردتُ فخاصمتُهُ إلى رسولِ الله ﷺ فقال: لكَ ما نويتَ يا يزيدُ ولكَ ما أخذتَ يا مَعنُ۔ (63)

میں آپ ﷺ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا تھا، وہ یہ کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار خیرات کی نیت سے نکالے اور ان کو انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ اس شخص نے وہ دینار مجھے دیدیئے وہ مجھے نہیں جانتے تھے، جب میں وہ دینار لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ یہی

مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا کہ دیکھو یزید جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں مل گیا اور معن! جو تو نے لے لیا وہ اب تیرا ہو گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

قال رجل: لأتَصَدَّقَنَّ بصدقة فخرج بصدقتِهِ فوضعها في يدِ سارق فأصبحوا يتحدَّثون: تُصُدِّق الليلةَ على سارق فقال: اللهم لك الحمد على سارق لأتصدقنَّ بصدقة فخرج بصدقتِهِ فوضعها في يد زانية فأصبحوا يتحدَّثون: تُصُدِّق الليلةَ على زانية فقال: اللهم لك الحمد على زانية لأتصدقنَّ بصَدَقة فخرج بصدقتِهِ فوضعها في يد غَنيٍّ فأصبحوا يتحدَّثون: تُصُدِّقَ الليلةَ على غَنيٍّ فقال: اللهم لك الحمد على سارق وزانية وغَنيٍّ فأُتِيَ فقيل له: أمَّا صدقتُكَ على سارق: فلعلَّه أن يَستَعِفَّ عن سرقته وأمَّا الزانيةُ: فلعلها أن تستَعِفَّ عن زِناها وأما الغنيُّ: فلعله يعتبرُ فينفِقُ مما أعطاه الله. (64)

(بنی اسرائیل کے) ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا، چنانچہ رات کو چپکے سے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا، صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا، صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لیے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا، صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا، اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لیے

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا، صبح چرچا ہوا کہ رات مالدار کو صدقہ دیدیا گیا، اس نے کہا: اے اللہ مالدار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لیے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہوگیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لیے کرایا گیا) کہ ممکن ہے وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کرلے اور بدکار عورت پر اس لیے کہ ممکن ہے وہ بدکاری سے توبہ کرلے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مالدار پر اس لیے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں، اس وجہ سے) ممکن ہے وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے لگے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

سَبعَة يظِلُّهمُ الله فى ظِلِّهِ يوم لا ظِلَّ إلا: ظِلُّه: الإمامُ العادلُ وشابٌ نشأ فى عبادة الله عز وجل ورجل قلبه مُعَلَّق بالمسجد إذا خرج منه حتى يعودَ إليه ورجلان تحابَّا فى الله اجتمعا على ذلك وتفرَّقا عليه ورجل دَعَتهُ امرأة ذاتُ مَنصب وجمال فقال: إنى أخافُ الله ورجل تَصدَّق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شمالُهُ ما تُنفِقُ يمينه ورجل ذَكَرَ الله خالياً ففاضت عيناه۔ (65)

سات طرح کے آدمی ہوں گے۔ جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اول انصاف کرنے والا بادشاہ، دوسرے وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی عمر سے مصروف رہا، تیسرے ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا

ہے، چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی للہی (اللہ کے لیے محبت) محبت ہے، پانچواں وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتواں وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

لمَّا خَلقَ اللهُ الأرضَ جعلت تَمِيدُ فخلق الجِبال فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فاستقرَّت فعَجِبَتِ الملائِكةُ من شِدَّةِ الجبالِ فقالوا: يا رَبِّ هل خلقك شَيئٌ أشدُّ من الجبالِ قال: نعم الحديدُ قالوا: يارب فهل خَلَقك شَيئٌ أشدُّ من الحديد قال: نعم النارُ فقالوا: يارب فهل من خَلقك شيئٌ أشدُّ من النار قال: نعم الماءُ قالوا: يارب فهل مِنْ خَلقِكَ شَيئٌ أشدُّ من الماءِ قال: نعم الرِّيحُ قالوا: يارب فهل مِنْ خَلقِكَ شَيئٌ أشدُّ من الرِّيحِ قال: نعم ابن آدم تصدَّق بصدقة بيمينه يُخْفِيهَا من شماله۔ (66)

جب اللہ نے زمین بنائی تو وہ ہلنے لگی چنانچہ اللہ نے پہاڑ بنائے اور ان سے کہا: اسے تھامے رہو، تو زمین ٹھہر گئی (اس کا ہلنا بند ہوگیا) فرشتوں کو پہاڑوں کی سختی ومضبوطی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑ سے بھی زیادہ ٹھوس کوئی چیز ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں لوہا ہے، انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں آگ ہے، انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں پانی ہے، انہوں نے کہا: اے

ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ اللہ نے فرمایا: ہاں، ہوا ہے، انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی مخلوق ہے۔ اللہ نے فرمایا: ہاں، ابن آدم ہے جو اپنے داہنے ہاتھ سے اس طرح صدقہ دیتا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہونے پاتی۔

(2) اللہ کے دین اور اللہ کی مخلوق پر خرچ کرنے میں نفس کی اصلاح (مال کی محبت اور بخل کی خصلت نکالنے) کی نیت ہو

قرآن کریم میں ہے:

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ وَتَثْبِيتًا مِن أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ (بقرة:265)

اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی طلب کرنے کے لیے اور اپنے آپ میں پختگی پیدا کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک باغ کسی ٹیلے پر واقع ہو، اس پر زور کی بارش برسے تو وہ دگنا پھل لے کر آئے، اور اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی برسے تو ہلکی پھوار بھی اس کے لیے کافی ہے، اور تم جو عمل بھی کرتے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح دیکھتا ہے۔

اس آیت شریفہ میں مؤمنین صالحین مخلصین کے مال خرچ کرنے کی ایک مثال بتائی ہے اور اس مثال میں ان کے ثواب کی کثرت اور عنداللہ مقبولیت ظاہر فرمائی ہے، ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اور اس خرچ کرنے میں ان کی یہ بھی نیت ہے کہ ان کے نفس اس نیکی کرنے میں پختہ ہو جائیں تا کہ نفس خرچ کرنے کے خوگر رہیں اور کنجوسی کو پاس نہ آنے دیں تو ایسے لوگوں کے خرچ کرنے کی ثواب کے اعتبار سے ایسی مثال ہے جیسے کسی ٹیلے پر ایک باغیچہ ہو (ٹیلوں کی آب وہوا باغوں

کے لیے نہایت مناسب ہوتی ہے) پھر اوپر سے زوردار بارش بھی ہوجائے تو زمین کو اور زیادہ قوت وطاقت پہنچ جائے جس کی وجہ سے دوگنے پھل آجائیں چونکہ یہ باغیچہ اونچے ٹیلہ پر ہے اس لیے زوردار بارش نہ ہوتو تھوڑا بہت چھینٹا بھی اس کے لیے کافی ہوجاتا ہے جس طرح اس باغیچہ میں پھل خوب زیادہ کثیر مقدار میں آئیں گے اہل ایمان اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے جو مال خرچ کریں گے اس طرح ان کے خرچ کرنے کا ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

(3) اللہ کے دین اور اللہ کی مخلوق پر خرچ کرنا خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ ہو۔

● جب کسی مخلوق پر خرچ کریں تو خوش دلی اور طبیعت میں بشاشت اور جوش محبت ہو کہ اللہ کے دیے ہوئے مال کو اللہ کی مخلوق پر، اللہ کے دین پر خرچ کر رہا ہوں، طبیعت پر بوجھ نہ ہو۔

حدیث میں آتا ہے:

ثلاثٌ من فَعلهنّ فقد طَعِم طعم الإيمان: مَن عَبد الله وحدَهُ وعَلِمَ أنه لا إله إلا الله وأعطى زكاةَ ماله طيِّبَةً بها نفسُه رافِدَةً عليه كلَّ عامٍ ولم يُعطِ الهَرِمَةَ ولا الدَّرِنَةَ ولا المريضة ولا الشَّرَطَ اللئيمة ولكن من وسط أموالكم فإن الله لم يسألكم خيره. ولم يأمركم بشرّه. (68)

کہ تین باتیں جس میں ہوں گی اسے ایمان کا (حقیقی) مزہ نصیب ہوجائے گا، جو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے، اس طرح زکوٰۃ ادا کرے کہ ادا کرتے وقت اندر سے جی خوش ہو رہا ہو، زکوٰۃ کی ادائیگی میں اس کا نفس اس کی اعانت کر رہا ہو (زکوٰۃ میں اگر جانور دے رہا ہو تو) بڑی عمر والا بوڑھا جانور نہ دے، نہ خارشی جانور دے، نہ گھٹیا مال دے، لیکن درمیانی درجہ کا مال دے، اللہ تعالیٰ تم سے نہ بہترین مال کا مطالبہ کرتے ہیں، نہ ردی، بے کار مال کا حکم دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ الأَعرَابِ مَن يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔(توبۃ:99)

اور انہی دیہاتیوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ (اللہ کے نام پر) خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ کے پاس قرب کے درجے حاصل کرنے اور رسول کی دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہاں یہ ان کے لیے یقیناً تقرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل: 4

خرچ کرنے میں بری نیتیں

(1) خرچ کرنے میں نام نمود اور شہرت کی نیت نہ ہو

(2) خرچ کرنے میں احسان جتلانے کی نیت نہ ہو

(3) خرچ کرنے میں بدلہ کی نیت نہ ہو

(4) خرچ کرتے ہوئے دل پر بوجھ نہ ہو

(5) کسی کی نیت پر حملہ نہ ہو

---

(1) اللہ کے دین، اللہ کی مخلوق اور اپنے اوپر خرچ کرنے میں نام نمود، دکھلاوہ، شہرت، دوسروں پر فوقیت جتلانے کی نیت نہ ہو

قرآن کریم میں ہے:

وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَموَالَهُم رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِاليَومِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا وَمَاذَا عَلَيهِم لَو آمَنُوا بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللهُ وَكَانَ اللهُ بِهِم عَلِيمًا ۔(نساء:39-38)

اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں، اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، نہ روز آخرت پر، اور شیطان جس کا ساتھی بن جائے تو وہ بدترین ساتھ ہوتا ہے۔ بھلا ان کا کیا بگڑ جاتا اگر یہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آتے اور اللہ نے ان کو جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ (نیک کاموں میں) خرچ کر دیتے؟ اور اللہ کو ان کا حال خوب معلوم ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأَذَى كَالَّذِى يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤمِنُ بِاللهِ وَاليَومِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفوَانٍ عَلَيهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلدًا لَا يَقدِرُونَ عَلَى شَيءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللهُ لَا يَهدِى القَومَ الكَافِرِينَ۔ (بقرۃ:264)

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع مت کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنی چٹان پر مٹی جمی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے اور اس (مٹی کو بہا کر چٹان) کو (دوبارہ) چکنی بنا چھوڑے۔ ایسے لوگوں نے جو کمائی کی ہوتی ہے وہ ذرا بھی ان کے ہاتھ نہیں لگتی، اور اللہ (ایسے) کافروں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

حدیث میں آتا ہے:

إِنَّ أولَ النَّاسِ يُقضَى يومَ القيامةِ عليه: رجلٌ استُشهِدَ فأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فعرفها قال: فما عملتَ فيها قال: قاتلتُ فيك حتى استُشهِدتُ فقال: كذبتَ ولكنكَ قاتلتَ لأن يقالَ: جَرِيءٌ فقد قيل ثم أُمِرَ به فَسُحِبَ على وَجهِهِ حتى أُلقِىَ فى النَّارِ۔ ورجلٌ تَعَلَّمَ العِلمَ وَعَلَّمَهُ وقرأَ القرآن فَأُتِىَ به فعرَّفهُ نِعَمَهُ فَعرفَهَا قال: فما عملتَ فيها قال:تَعلَّمتُ العِلمَ وعلَّمتُهُ وقرأتُ فيكَ القرآنَ قال: كذبتَ ولكنكَ تعلَّمتَ العلم ليقال:عالمٌ وقرأتَ القرآن ليقال: هو قارئٌ فقد قيل ثُمَّ أُمِرَ به فَسُحِبَ على وجهه حتى أُلقِىَ فى النَّارِ ورجلٌ وسَّعَ اللهُ عليه وأَعطاهُ من أَصنافِ المال كُلِّهِ فأُتِىَ بِهِ فعرَّفهَ نِعَمه فعرفها قال: فما

عَمِلت فیھا: قال: ما ترکتُ من سبیلٍ تُحِبُّ أَن یُنفَق فیھا إلا أنفقتُ فیھا لك قال: کذبتَ ولکنكَ فعلت لیُقَال: ھو جَوادٌ فقد قیل ثم أُمِرَ به فَسُحِبَ علی وجھه ثم أُلقِیَ فی النَّارِ۔(69)

قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا، یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، للہ تعالیٰ اپنی ان نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھیں وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تونے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لیے قتال کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تونے جہاد اس لیے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا، دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا، اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تونے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لیے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لیے قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے تونے علم دین اس لیے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا شخص وہ مالدار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتلائیں گے وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تونے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہو مال ان سب راستوں میں تیری رضا کے لیے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں

گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے مال اس لیے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخی کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَن صَلّٰی يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَن صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَن تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ۔ (70)

جس نے دکھلانے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلانے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔

ایک اور روایت میں ہے:

عَن شَدَّادِ بنِ أَوسٍ أَنَّهُ بَكَى فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبكِيكَ قَالَ: شَيئًا سَمِعتُهُ مِن رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ فَذَكَرتُهُ فَأَبكَانِي سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّركَ وَالشَّهوَةَ الخَفِيَّةَ قَالَ: قُلتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتُشرِكُ أُمَّتُكَ مِن بَعدِكَ قَالَ: نَعَم أَمَا إِنَّهُم لَا يَعبُدُونَ شَمسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلَكِن يُرَائُونَ بِأَعمَالِهِم وَالشَّهوَةُ الخَفِيَّةُ: أَن يُصبِحَ: أَحَدُهُم صَائِمًا فَتَعرِضُ لَهُ شَهوَةٌ مِن شَهَوَاتِهِ فَيَترُكُ صَومَهُ۔ (71)

حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی، اس بات نے مجھے رلا دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوت خَفِیَّہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ہاں (لیکن) وہ سورج اور چاند کی عبادت نہیں کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریاکاری کرے گی۔ شہوتِ خَفِیَّہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اِسے پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کرلے)

ایک اور حدیث میں ہے:

يُؤتَى يومَ القِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ فَتُنصَبُ بَينَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَلقُوا هَذِهِ واقبَلُوا هَذِهِ فَتَقُولُ المَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ مَا رَأَينَا إِلَّا خَيرًا فَيَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ هَذَا كَانَ لِغَيرِ وَجهِي وَإِنِّي لَا أَقبَلُ اليَومَ مِنَ العَمَلِ إِلَّا مَا ابتُغِيَ بِهِ وَجهِي۔ (72)

قیامت کے دن مُہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قبول کرلو اور بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے انکو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لیے نہیں کیے تھے اور میں آج کے دن ان ہی اعمال کو قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لیے کیے گئے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَن لَبِسَ ثَوبَ شُهرَةٍ فِي الدُّنيَا أَلبَسَهُ اللهُ ثَوبَ مَذَلَّةٍ يَومَ القِيَامَةِ ثُمَّ أَلهَبَ فِيهِ نَارًا۔ (73)

جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ بھڑکائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا ص: فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَو رَوضَةٍ فَمَا أَصَابَت فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَو أَنَّهَا قَطَعَت طِيَلَهَا فَاستَنَّت شَرَفًا أَو شَرَفَينِ كَانَت آثَارُهَا وَأَروَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَو أَنَّهَا مَرَّت بِنَهَرٍ فَشَرِبَت مِنهُ وَلَم يُرِد أَن يَسقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَم يَنسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزرٌ۔ (74)

گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لیے اجر ہے دوسرے کے لیے پردہ پوشی اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لیے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالا، پھر وہ اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھ دیتا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو گھوڑے کے ہر قدم اور کودنے پھاندنے کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس آدمی کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس مقصد کے لیے گھوڑا رکھنا تو آدمی کے لیے باعث اجر ہے اور جس آدمی نے اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا، تو اس مقصد کے لیے گھوڑا پالنا آدمی کے لیے پردہ پوشی ہے جس آدمی نے فخر وغرور یا امارت دکھانے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا باندھا، تو یہ اس پر بوجھ ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

الخَيلُ فِي نَوَاصِيهَا الخَيرُ مَعقُودٌ أَبَدًا إِلَى يَومِ القِيَامَةِ فَمَن رَبَطَهَا عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنفَقَ عَلَيهَا احتِسَابًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ شِبَعَهَا وَجُوعَهَا وَرِيَّهَا وَظَمَأَهَا وَأَروَاثَهَا وَأَبوَالَهَا فَلَاحٌ فِي مَوَازِينِهِ يَومَ القِيَامَةِ وَمَن رَبَطَهَا رِيَاءً وَسُمعَةً وَفَرَحًا وَمَرَحًا فَإِنَّ شِبَعَهَا وَجُوعَهَا وَرِيَّهَا وَظَمَأَهَا وَأَروَاثَهَا وَأَبوَالَهَا خُسرَانٌ فِي مَوَازِينِهِ يَومَ القِيَامَةِ۔ (75)

گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت کے دن تک (یعنی ہمیشہ) کے لیے خیر وابستہ کر دی گئی ہے، پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے تیاری کرتے ہوئے گھوڑا باندھا اور اسی کے راستے کی خاطر ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کیا تو اس گھوڑے کا سیر ہونا، بھوکا ہونا، سیراب ہونا، پیاسا ہونا اور اس کی لید، پیشاب یہ سب چیزیں قیامت کے دن اس کے ترازوں میں کامیابی کا باعث ہوں گی۔ لیکن جس نے گھوڑے کو ریاکاری، شہرت اور اتراہٹ کے لیے پالا تو اس کا سیر ہونا، بھوکا ہونا، سیراب ہونا، پیاسا ہونا اور اس کی لید اور پیشاب یہ سب چیزیں قیامت کے دن اس کے ترازوں میں خسارے کا باعث ہوں گی۔

ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرانے کجاوے پر حج فرمایا، اور کجاوے پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! مجھے ایسے حج کی توفیق عطا فرما جس میں نہ ریا ہو اور نہ شہرت۔ (76)

ایک اور حدیث میں ہے:

رَأسُ الكُفرِ نَحوَ المَشرِقِ وَالفَخرُ وَالخُيَلَاءُ فِي أَهلِ الخَيلِ وَالإِبِلِ وَالفَدَّادِينَ أَهلِ الوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهلِ الغَنَمِ۔ (78)

کفر کی چوٹی مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر کرنا گھوڑے والوں، اونٹ والوں

اور زمینداروں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں اور بکری والوں میں دل جمعی ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اچانت ایک شخص نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ بال سفر کا کوئی اثر یعنی گردوغبار وغیرہ اس پر نمایا نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زانو بزانو ہو کر بیٹھ گیا اپنے دونوں ہاتھوں کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیا اور مختلف سولات کیے ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا:

فأخبرني عن الساعة قال:ما المسؤول:عنها بِأعلَمَ من السَّائِلِ.قال:فأخبرني عن أماراتها قال:أن تَلِدَ الأمَةُ رَبَّتَها وأن تَرَى الحُفَاةَ العُرَاةَ العالَةَ رِعاءَ الشاءِ يتطاوَلون في البُنيان۔ (79)

قیامت کی علامات بتایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں ننگے جسم تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتوں پر اترائیں گے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

الوَلِيمَةُ أَوَّلَ يومٍ حَقٌّ وَالثَّانِي مَعرُوفٌ وَالثَّالِثَ رِيَاءٌ وَسُمعَةٌ ۔ (80)

ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن عرف اور دستور کے موافق اور تیسرے دن ریاکاری اور شہرت ہے۔

(2) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے احسان جتلانے، تنگ کرنے کی نیت نہ ہو

جس پر مال خرچ کریں اس پر احسان نہ جتائیں، طعنے دے کر ذلیل کر کے تنگ نہ کریں، اس سے سارا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ (81)

قرآن کریم میں ہے:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى، وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ. (بقرۃ: 63-262)

جولوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، نہ ان کو کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کوئی غم پہنچے گا، بھلی بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور اللہ بڑا بے نیاز، بہت بردبار ہے۔

اسی حقیقت کو قرآن کریم نے ایک دل نشین تشبیہ سے واضح کیا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا. لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ. (بقرۃ: 264)

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع مت کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنی چٹان پر مٹی جمی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے اور اس (مٹی کو بہا کر چٹان) کو (دوبارہ) چکنی بنا چھوڑے۔ ایسے لوگوں نے جو کمائی کی ہوتی ہے وہ ذرا بھی ان کے ہاتھ نہیں لگتی۔ اور اللہ (ایسے) کافروں کو ہدایت نہیں پہنچاتا۔

ریاکاری، من واذی کی ایک اور قرآنی تشبیہ:

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِيْ

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ۔ (بقرۃ:266)

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں (اور) اس کو اس باغ میں اور بھی ہر طرح کے پھل حاصل ہوں، اور بڑھاپے نے اسے آ پکڑا ہو، اور اس کے بچے ابھی کمزور ہوں، اتنے میں ایک آگ سے بھرا بگولا آ کر اس کو اپنی زد میں لے لے اور پورا باغ جل کر رہ جائے؟ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم غور کرو۔

"من واذیٰ" کی بنیاد:

"من اور اذیٰ" کی بنیاد اس پر ہے کہ دینے والا خود کو محتاج کا محسن سمجھتا ہے، یہاں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی علامات بتائی جائیں جن سے یہ سمجھ میں آ جائے کہ دینے والے نے اپنے نفس کو محسن نہیں سمجھا، اس کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ دولت مند شخص یہ تصور کرے کہ فقیر نے اس کا کچھ نقصان کر دیا ہے یا وہ اس کے دشمن سے جا ملا ہے، اب دل کو ٹٹولے اور یہ دیکھے کہ فقیر کو صدقہ دینے سے پہلے اگر اس طرح کی کوئی صورت پیش آتی اور طبیعت کو بری لگتی ہے، اتنی ہی بری اب بھی ہے یا کچھ زیادہ، اگر زیادہ ہے تو یہ سمجھ لو کہ اس کے صدقہ میں "من" ضرور موجود ہے، اس لیے کہ اس نے صدقہ دینے کے بعد اس کی توقع کی ہے جو صدقہ دینے سے قبل نہیں کی تھی۔ **(82/1)**

قرآن کریم میں ہے:

إِن تُبۡدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخۡفُوهَا وَتُؤۡتُوهَا الۡفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمۡ وَاللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَّيۡسَ عَلَيۡكَ هُدَاهُمۡ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَاءُ وَمَا تُنفِقُوا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِأَنفُسِكُمۡ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا

ابتِغَاءَ وَجهِ اللهِ وَمَا تُنفِقُوا مِن خَيرٍ يُوَفَّ إِلَيكُم وَأَنتُم لَا تُظلَمُونَ ۔ (بقرۃ:271-272)

اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو تب بھی اچھا ہے، اور اگر ان کو چھپا کر فقراء کو دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اور اللہ تمہاری برائیوں کا کفارہ کر دے گا، اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔(اے پیغمبر) ان (کافروں) کو راہ راست پر لے آنا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے۔اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو وہ خود تمہارے فائدے کے لیے ہوتا ہے جبکہ تم اللہ کی خوشنودی طلب کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ نہیں کرتے۔اور جو مال بھی تم خرچ کرو گے تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

"وَمَاتُنفِقُوا مِن خَيرٍ فَلِأَنفُسِكُم" صاحب روح المعانی اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو مال بھی نیک کاموں میں خرچ کرو گے اس کا نفع تم ہی کو ہوگا، لہٰذا مَنّ اور اَذٰی اور ریا کاری سے اسے ضائع نہ کرو۔(82/2)

(3) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے بدلہ کی نیت نہ ہو

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خرچ خالصتاً لوجہ اللہ کیا جائے، کسی قسم کی دنیاوی غرض نہ ہو۔ قرآن کریم میں ہے:

إِنَّمَا نُطعِمُكُم لِوَجهِ اللهِ لَا نُرِيدُ مِنكُم جَزَاءً وَّلَا شُكُورًا۔

(دھر:9)

(اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا آتَيتُم مِن رِبًا لِيَربُوَ فِي أَموَالِ النَّاسِ فَلَا يَربُو عِندَ اللهِ وَمَا آتَيتُم مِن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجهَ اللهِ فَأُولَئِكَ هُمُ المُضعِفُونَ.(روم:39)

اور یہ جو تم سود دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے۔ اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن بریدہ ؓ سے رویت ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنی ماں پر ایک باندی صدقہ کی تھی اور وہ فوت ہوگئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَجَبَ أجرُكِ وردَّها عليكِ الميراثُ۔ (83)

تیرا اجر لازم ہے اور وہ وارثت نے تجھ پر اسے لوٹا دیا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا وہ اسے بیچ رہا ہے، اس لیے میں نے رسول اللہ پوچھا کہ اسے واپس میں ہی خریدلوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَشتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔ (84)

اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

(4) دوسروں پر خرچ کرتے ہوئے تنگ دلی طبیعت میں گرانی اور بوجھ نہ ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۔ (توبة:98)

انہیں دیہاتیوں میں وہ بھی ہیں جو (اللہ کے نام پر) خرچ کیے ہوئے مال کو ایک تاوان سمجھتے ہیں، اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ تم مسلمانوں پر مصیبتوں کے چکر آ پڑیں۔ (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ) بدترین مصیبت

کا چکر تو خود ان پر پڑا ہوا ہے۔ اور اللہ ہر بات سنتا، سب کچھ جانتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

إذا اتُّخذِ الفيئُ دُولاً والأمانةُ مغنماً والزكاة مغرماً .....
فليرتقبوا عند ذلك ريحاً حمراءَ وزلزلة وخسفاً ومسخاً
وقذفاً وآياتٍ تتتابع كنظامٍ قُطِعَ سلكُه فتتابع۔ (85)

جب مال غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے (یعنی خوشی سے دینے کے بجائے ناگواری سے دی جائے)...... تو اس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہیے، اور ایسے ہی مسلسل آفات اور بلاؤں کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کی موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔

(5) کسی کی نیت پر حمل نہ ہو

قرآن کریم میں ہے:

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ
مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (توبة:79)

(یہ منافق وہی ہیں) جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنوں کو بھی طعنے دیتے ہیں، اور ان لوگوں کو بھی جنہیں اپنی محنت (کی آمدنی) کے سوا کچھ میسر نہیں ہے اس لیے وہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

فصل:5

نکاح کرنے کی نیتیں

نیت(1): نکاح کرنے میں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے اور اتباع سنت کی نیت ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

(نساء:3)

دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.

(نور:32)

تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اسوقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کرو، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، ان کا بھی، اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا، اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.(86)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بغیر نکاح کے) الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے۔

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

تین حضرات نبی کریم ﷺ کی ازواجات مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں حضور اکرم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آپ ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے سے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔**(87)**

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

النکاح مِن سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔**(88)**

نکاح میری سنت ہے، سو جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

امام سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے فرمایا شادی کرلو کیونکہ اس امت کے بہترین شخص (یعنی محمد ﷺ) کی بہت سی بیویاں تھیں۔**(89)**

قرآن کریم میں ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً.
(الرعد:38)

ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔

حدیث میں آتا ہے:

أربعٌ مِن سُنَنِ المُرسَلين : الحياء والتَّعطُّرُ والسِّواك والنِّكاح.(90)

چار باتیں انبیاء ورسل کی سنت میں سے ہیں: حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

نیت (2): ایمان کی حفاظت، پاکدامنی (بدنظری، جنسی آلودگی، شیطانی خیالات بے راہ روی اور فتنہ فساد سے حفاظت) ذہنی قلبی سکون حاصل کرنے کی کی نیت کرے۔

حدیث میں آتا ہے:

مَنۡ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسۡتَكۡمَلَ نِصۡفَ الۡاِيۡمَانِ، فَلۡيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصۡفِ الۡبَاقِيۡ.(91)

جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

يَامَعشَرَ الشَّبَابِ مَنِ استَطَاعَ البَائَةَ فَليَتَزَوَّجِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ وَأَحصَنُ لِلفَرجِ وَمَن لَم يَستَطِع فَعَلَيهِ بِالصَّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاء.(92)

نوجوانوں کی جماعت! تمہیں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے! کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا، اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ عَنۡ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُمۡ حَقٌّ عَلَى

اللهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالنَّاكِحُ الْمُسْتَعْفِفُ وَالْمُكَاتَبُ يُرِيدُ الْأَدَاءَ.(93)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کی مدد کرنا اللہ کے ذمے واجب ہے (1) اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا (2) اپنی عفت کی حفاظت کی خاطر نکاح کرنے والا (3) وہ عبد مکاتب جو اپنا بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِن آيَاتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا لِتَسكُنُوا إِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً۔ (روم:21)

اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی۔

جنسی ہیجان انسان کی اخلاقی زندگی کا ایک ہلاکت خیز مرحلہ ہوتا ہے جو اپنی تسکین کی خاطر انسانی حدود وقیود اور مذہبی اخلاقی پابندیوں کو توڑ ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور انسان کو حیوانیت کی انتہائی نچلی سطح تک گرادیتا ہے۔

مگر جب اس کو جائز ذرائع سے سکون مل جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے وہ رطوبتیں اور فاسد مادے بدن سے خارج (Ejaculate) ہوجاتے ہیں تو انسانی بدن اعتدال پر آجاتا ہے۔(94)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة فى الأرض وفساد عريض۔(95)

جب ایسا شخص تمارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس (اپنی بیٹی) کا نکاح کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ وفساد برپا ہوجائے گا۔

نیت(3): نکاح سے اللہ تعالیٰ کی جو بڑی بڑی نعمتیں (نئے رشتے، تعلقات کا بننا/ اولاد کا ملنا) اور احکام وابستہ ہیں نکاح میں ان نعمتوں کی شکر گزاری اور ان احکام کو پورا کرنے کی نیت کرنا۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِن آيَاتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا لِتَسكُنُوا إِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً۔ (روم:21)

اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ۔ (96)

ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (با کمال اور) کوئی چیز نہیں دیکھی۔

قرآن کریم میں ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا۔ (فرقان:54)

اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کو نسبی اور سسرالی رشتے عطا کیے۔

الغرض نکاح کے ذریعہ انسان کو سسرالی رشتہ داروں کی شکل میں خوشی غمی کے ساتھی ملتے ہیں اور یہ رشتہ داریاں اور تعلقات اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں جو خوشگوار زندگی کے لیے لازمی ہیں، اکیلا آدمی اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللهُ جَعَلَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِن أَزوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً۔ (نحل:72)

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

نیت (4): ازدواجی تعلق میں صرف شہوت پوری کرنے کی نیت نہ ہو بلکہ یا اولاد کے حصول (جو نسل کی حفاظت کا ذریعہ/ انسان کے لئے صدقہ جاریہ، دین کے مختلف شعبوں میں افراد کی فراہمی کا ذریعہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہے) کی نیت ہو یا گناہ سے بچنے بچانے کی نیت ہو۔

فیض القدیر میں ہے:

كما لو نوى بالجماع إعفاف نفسه أو زوجته أو أن يخرج منهما ولد صالح يذكر الله تعالى. (98)

قرآن کریم میں ہے:

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔(بقرہ: 187)

چنانچہ اب تم ان سے صحبت کر لیا کرو، اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے اسے طلب کرو

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۔(نساء: 1)

اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور سی جان سے اس کا جوڑ ا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

حدیث میں آتا ہے:

قال رسول الله ﷺ: "إذا مات ابنُ آدم انقطع عمله إلا من ثلاثٍ: صدقةٍ جاريةٍ، أو عِلمٍ يُنتفعُ به، أو ولدٍ صالحٍ يدعو له". رواه مسلم وغيره۔ (99)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں: صدقہ جاریہ، علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا رَسُولَ اللهِ، أَحَدُنَا يَقْضِي شَهْوَتَهُ، وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حِلِّهَا أَلَمْ يَكُنْ يَأْثَمُ۔ (100)

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس کو صدقہ کا ثواب کیونکر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ حرام جگہ سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا یہ گناہ گار نہیں ہوتا؟

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب 4:

معاشرت (رہن سہن، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے) کی نیتیں

فصل 1: کھانے پینے کی نیتیں۔

فصل 2: لباس پہنتے وقت یہ نیتیں کریں

فصل 3: لباس پہنتے وقت یہ نیتیں نہ کریں

فصل 4: سوتے وقت یہ نیتیں کریں

فصل 5: عیادت کی نیتیں

فصل 6: لوگوں کے ساتھ میل ملاقات، تنہائی اختیار کرنے کی نیتیں

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 1:

کھانے پینے کی نیتیں

نیت (1): اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کی نیت سے کھائیں محض تلذذ و تنعّم کیلئے نہیں کیونکہ کھانے کے مقصد سے نظر ہٹا کر محض تلذذ و تنعم کے لئے کھانا جانوروں کی صفت ہے۔(101)

قرآن کریم میں ہے:

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ (اعراف:31)

اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی مت کرو۔

حدیث میں آتا ہے:

إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ.(102)

تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اس لیے ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔

نیت (2): عبادت اور خیر کے کاموں پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھائیں، کیونکہ کھانا پینا مباحات میں سے ہے، اس پر ثواب اس وقت ملے گا جبکہ مذکورہ نیت سے کھایا جائے۔(103)

فیض القدیر میں ہے:

(الخير كثير) أي وجوهه كثيرة (و) لكن (من يعمل به قليل)لإقبال الناس على دنياهم وإهمالهم ما ينفعهم في أخراهم وجهلهم بأسرار الشريعة إذ كل مباح ينقلب طاعة مثابا عليها بالنية كما لو نوى بأكله أن يقوى على الجهادو الصلاة. (104)

● حدیث میں آتا ہے:

يَا عَبْدَ اللهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللهُ لِي ، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي. (105)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا، عبداللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں پھر انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو رات کے شروع میں سوتا ہوں پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مقدر کر رکھا ہے اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس سے اسی طرح امیدوار رہتا ہوں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 2:

لباس پہنتے وقت یہ نیتیں کریں

نیت (1): اللہ تعالیٰ کے حکم (اپنے جسم کو سردی گرمی سے بچانے/ستر چھپانے کا) کو پورا کرنے کی نیت سے پہنیں

قرآن کریم میں ہے:

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۔ (نحل:81)

ترجمہ

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔ (بخاری، رقم:6134)

ترجمہ

قرآن کریم میں ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۔ (الاعراف:26)

اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے، اور تقوی کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے، یہ سب اللہ کی نشانیوں کا حصہ ہے، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔(الاعراف:31)

اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوشنمائی کا سامان (یعنی لباس جسم پر) لے کر آؤ، اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی مت کرو، یاد رکھو کہ اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث میں آتا ہے:

إِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ.(106)

ستر سب سے چھپاؤ سوائے اپنی بیوی اور اپنی لونڈیوں کے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ: عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ. (107)

معاویہ بن حکیمؓ کہتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ستر سب سے چھپاؤ سوائے اپنی بیوی اور اپنی لونڈیوں کے وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب لوگ ملے جلے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ تمہارا ستر کوئی نہ دیکھے تو اسے کوئی نہ دیکھے وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی تنہا خالی جگہ میں ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے بہ نسبت اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَلْيَضْرِبْنَ

بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ}[النور: 31] أَخَذْنَ أُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. (108)

جب یہ آیت نازل ہوئی ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن کہ اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں تو (انصار کی عورتوں نے) اپنے تہبندوں کو دونوں کنارے سے پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنالیں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ. (109)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ (عائشہ کی بہن) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو ان کے اوپر باریک کپڑے تھے حضور اکرم ﷺ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے (بالغ ہوجائے) تو اس کے لیے درست نہیں ہے کہ اس کے جسم سے سوائے اس کے اور سوائے اس کے دکھائی دے اور اشارہ فرمایا ان کے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف (کہ بالغ عورت صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں بوقتِ ضرورت تو کھول سکتی ہے اس کے علاوہ پورا جسم چھپانا ضروری ہے)

الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے:

إِنَّ النِّيَّةَ تَقْلِبُ الْمُبَاحَاتِ إِلَى وَاجِبَاتٍ وَمَنْدُوبَاتٍ لِيَنَالَ النَّاوِي عَلَيْهَا الثَّوَابَ بِنِيَّتِهِ.

وَمِثَالُ ذَلِكَ أَنَّ لُبْسَ الثِّيَابِ هُوَ مُبَاحٌ، فَإِذَا أَرَادَ الشَّخْصُ أَنْ يُحَوِّلَ هَذَا الْمُبَاحَ إِلَى وَاجِبٍ نَوَى بِلُبْسِهِ الثِّيَابَ سَتْرَ الْعَوْرَةِ. (110)

نیت مباح اعمال کو واجب اور مندوب کر دیتی ہے، تا کہ نیت کرنے والا اپنی

کی وجہ سے اس پر ثواب پائے۔

اس کی مثال: کپڑا پہننا مباح ہے، اگر کوئی شخص مباح کو واجب کرنا چاہے تو کپڑا پہننے میں قابل ستر عضو کو چھپانے کی نیت کرلے جو واجب ہے۔

نیت (2): عمدہ کپڑے پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار، اور اس کی پسند کو اختیار کرنے کی نیت کریں

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ. (اعراف:32)

کہو کہ: آخر کون ہے جس نے زینت کے اس سامان کو حرام قرار دیا ہو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے، اور (اسی طرح) پاکیزہ رزق کی چیزوں کو۔

حدیث میں آتا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ. (111)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔

- **خاص مواقع (عیدین/جمعہ/تقریبات) میں عمدہ کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت کی نیت کریں**

حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: كَانَ يَلْبَسُ فِي الْعِيدَيْنِ بُرْدَةً حِبَرَةً. (112)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کے موقع پر خوبصورت یمنی چادر استعمال فرمایا کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا

عَلَى أَحَدِكُمْ لَوِ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبِ مِهْنَتِهِ. (113)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لئے کوئی حرج نہیں اگر وہ دو کپڑے جمعہ کے لئے استعمالی کپڑے کے علاوہ خرید لے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: كَانَ يَعْتَمُّ، وَيَلْبَسُ بُرْدَهُ الْأَحْمَرَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ. (114)

نبی کریم ﷺ جمعہ عیدین اور جمعہ میں عمامہ باندھتے اور سرخ دھاری دار چادر اوڑھتے تھے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: جُبَّةٌ يَلْبَسُهَا فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ. (115)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جبہ تھا جس کو آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کے موقع پر پہنا کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

كَانَ ﷺ: يَلْبَسُ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ وَلَبِسَ مَرَّةً بُرْدًا أَحْمَرَ. (116)

آپ ﷺ دو سبز رنگ کی چادریں پہنا کرتے تھے اور ایک مرتبہ سرخ رنگ کی چادر پہنی۔

ابو العالیہؒ کہتے ہیں کہ مسلمان (یعنی صحابہؓ) جب ایک دوسرے سے ملنے جاتے تو زینت اختیار کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

وَفِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَهَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَمَا أَنْكَرَ ذِكْرَ التَّجَمُّلِ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عَلَيْهِ كَوْنَهَا سِيَرَاءَ.

(وَالسِّيَرَاءُ نَوْعٌ مِنَ الْبُرُودِ، فِيهِ خُطُوطٌ صُفْرٌ، أَوْ يُخَالِطُهُ حَرِيرٌ)(117)

حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک دھاری دار ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا، انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اسے جمعہ کے دن کے لئے اور جب وفود آئیں، اس وقت استعمال کے لئے خرید لیتے، چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے وہی استعمال کرے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ عَلَى الْبَابِ، فَخَرَجَ يُرِيدُهُمْ، وَفِي الدَّارِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي الْمَاءِ، وَيُسَوِّي لِحْيَتَهُ وَشَعْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَأَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى إِخْوَانِهِ فَلْيُهَيِّئْ مِنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ.(118)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں دروازہ پر تھی، آپ ﷺ ان سے ملنے نکلے، گھر میں ایک چمڑے کا پیالہ تھا جس میں پانی تھا، آپ ﷺ پانی میں دیکھنے لگے اور اپنی داڑھی اور بال درست کرنے لگے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب کوئی اپنے بھائیوں سے ملنے نکلے تو اسے اپنے آپ کو سنوار کر نکلنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔

نیت (3): کم درجہ کے کپڑے پہنتے وقت اتباع سنت اللہ کے لئے تواضع عاجزی اختیار کرنے کی نیت کریں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حدیث میں آتا ہے:

مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا. (119)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس چھوڑ دے (حالانکہ وہ اس پر قادر ہو) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو چاہے پہن لے۔

نیت (4): گندے، میلے، بدبودار کپڑے تبدیل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے اور دوسروں کو ایذاء سے بچانے کی نیت کریں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.

(مسند احمد، رقم: 15299)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تھوم (لہسن) یا پیاز کھالے تو وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا. (بخاری، رقم: 902)

لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد وغبار میں چلے آتے گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔ اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا (رکتا)

نہیں تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کرلیا کرتے تو بہتر ہوتا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 3:

لباس پہنتے وقت یہ نیتیں نہ کریں

نیت (1): تکبر، دوسروں پر بڑائی جتانے، نام نمود، دکھلاوے کی نیت سے لباس نہ پہنیں

حدیث میں آتا ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ. (120)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو، صدقہ کرو، فضول خرچی نہ ہو اور تکبر نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. (121)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرتے ہوئے جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

مَنْ لَبِسَ ثوبَ شُهْرَةٍ ألبَسه الله إياه يوم القيامة، ثم أُلهِبَ فيه النار. (جامع الاصول، رقم: 8287، د)

جس نے شہرت والا لباس پہنا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اسی جیسا لباس پہنائے گا۔ پھر اس کے لیے اس میں آگ بھڑکے گی۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔ (بخاری، رقم: 5219)

ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری سوکن ہے اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو فریب کا جوڑا (یعنی دوسروں کے کپڑے) مانگ کر پہنے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(جامع الاصول، رقم: 8253، خ)

جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند) تکبر اور غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا بھی نہیں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

إن اللہ لا ينظرُ إلى مُسْبِل۔ (جامع الاصول، رقم: 8254، س)

اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 4:

سوتے وقت یہ نیتیں کریں

نیت (1): تہجد میں اٹھنے کی نیت سے سوئیں

● پھر چونکہ تہجد پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور اس سے نفس کشی ہوتی ہے اور دین پر چلنے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا تہجد پڑھنے میں اتباعِ سنت اور نفس کو مغلوب کر کے دین پر چلنے کی استعداد پیدا کرنے کی نیت بھی کر لیں۔

حدیث میں آتا ہے:

مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (122)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہوگئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس پر صدقہ ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا. (بنی اسرائیل: 79)

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تمہارے لیے ایک اضافی عبادت ہے، امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا. (مزمل: 6)

بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

فصل:5

عیادت کی نیتیں

نیت (1): اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے، مسلمان کا حق ادا کرنے کی نیت کریں

حدیث میں آتا ہے:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَبِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ. (123)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا جنازے کے پیچھے چلنے کا، اور بیمار کی عیادت کرنے کا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ. (124)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی، وہ کہے گا: میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تو نے اس کی عیادت نہ کی۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. (125)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کا مزاج معلوم کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک پر (اس کے الحمدللہ کے جواب میں) یرحمك الله کہنا۔

نیت (2): اتباعِ سنت کی نیت کریں

- **مریض کی عیادت حضور ﷺ کا معمول تھا:**

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ. (126)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مریض کی عیادت کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا فَخُرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَالَ أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا وَنُوقِظَكَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. (127)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی اور آپ ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ بیمار پرسی کرتے تھے مسکینوں کی اور ان کا حال پوچھتے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے جب مرجائے یہ عورت تو مجھے خبر کرنا سو رات کو اس کا جنازہ نکلا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا کہ جگائیں رسول اللہ ﷺ کو جب صبح ہوئی تو اس کی کیفیت معلوم ہوئی فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تو تم سے

کہہ دیا تھا کہ مجھے خبر کردینا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جگانا اور رات کو باہر نکالنا ناگوار ہوا سو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صف باندھی اس کی قبر پر اور چار تکبیریں کہیں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَعَائِدًا جِئْتَ اَمْ شَامِتًا؟ قَالَ: لَا، بَلْ عَائِدًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنْ كُنْتَ جِئْتَ عَائِدًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا عَادَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، مَشٰى فِيْ خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَاِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ. (128)

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوموسیٰ، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کرنے کے لیے آئے، علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تیمارداری کرنے کے لیے آئے ہو یا مصیبت پر خوش ہونے کے لیے؟ انھوں نے کہا: تیمارداری کرنے کے لیے۔ یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ واقعی تیمارداری کرنے کے لیے آئے ہیں تو سنیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرنے کے لیے جاتا ہے تو وہ جنت کے چنے ہوئے میووں میں چل رہا ہوتا ہے اور جب وہ (مریض کے پاس) بیٹھتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اگر یہ صبح کا وقت ہو تو شام تک اور شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ، فَبَكَى، قَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اللهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ.(129)

مکہ میں نبی ﷺ عیادت کرنے کے لیے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا بات رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس سرزمین میں فوت ہو جاؤں گا جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفا دے، اے اللہ! سعد کو شفا دے، تین بار فرمایا۔

● حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کی عیادت

أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ، عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَوَقَفَ ، وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ ، وَالْمُشْرِكُونَ ، وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَكَتُوا ، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ لَهُ : أَيْ سَعْدُ أَلَمْ

تَسۡمَعۡ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ أُبَيٍّ، قَالَ سَعۡدٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعۡفُ عَنۡهُ وَاصۡفَحۡ، فَلَقَدۡ أَعۡطَاكَ اللّٰهُ مَا أَعۡطَاكَ، وَلَقَدِ اجۡتَمَعَ أَهۡلُ هَذِهِ الۡبَحۡرَةِ عَلَى أَنۡ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالۡحَقِّ الَّذِي أَعۡطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيۡتَ. (130)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ گدھے کی پالان پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا، نبی کریم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا، عبداللہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین بھی یعنی بت پرست اور یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، سواری کی گرد جب مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے پھر آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا، اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا میاں تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں اگر حق ہیں تو ہماری مجلس میں انہیں بیان کر کے ہم کو تکلیف نہ پہنچایا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو، اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں، اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑے بازی ہوگئی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے لیکن آپ انہیں خاموش کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے پھر نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سنا نہیں ابوحباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا، اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر

فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی جو عطا فرمائی تھی، (آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگ اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سردار بنالیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر بگڑ گیا یہ جو کچھ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

● حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی عیادت

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ :جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.(131)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ نہ کسی خچر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔ (بلکہ آپ پیدل تشریف لائے تھے)

● حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ.(132)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کو آئے تو دیکھا ان کو بیماری کی شدت میں سو پکارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو انھوں نے جواب نہ دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا ہم مغلوب ہوئے تمہارے پر اے ابوالربیع

● حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَادَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَتَعُودُ الْحَسَنَ وَفِي نَفْسِكَ مَا فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّي فَتَصْرِفَ قَلْبِي حَيْثُ شِئْتَ. قَالَ عَلِيٌّ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَمْنَعُنَا أَنْ نُؤَدِّيَ

إِلَيْكَ النَّصِيحَةَ،سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:" مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ أَخَاهُ إِلَّا ابْتَعَثَ اللهُ لَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ، مِنْ أَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمِنْ أَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتَّى يُصْبِحَ ". قَالَ لَهُ عَمْرٌو: كَيْفَ تَقُولُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجِنَازَةِ بَيْنَ يَدَيْهَا أَوْ خَلْفَهَا ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا عَلَى بَيْنِ يَدَيْهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى الْوَحْدَةِ. قَالَ عَمْرٌو: فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی الله عنهما يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهُمَا إِنَّمَا كَرِهَا أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ.(133)

عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیّدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ ، سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لیے گئے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آئے ہیں، جب کہ آپ کے دل میں ان کے خلاف جذبات ہیں، یہ سن کر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میرے رب نہیں کہ میرے دل کو جدھر چاہیں پھیر سکیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بہرحال یہ چیز آپ کو نصیحت کی بات کہنے سے مانع نہیں بن سکتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی اپنے کسی بھائی کی تیمارداری کے لیے جائے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے رحمت کی دعا کرنے کے لیے بھیجتا ہے، اگر یہ عمل دن کے کسی وقت میں ہو تو یہ فرشتے شام تک اور اگر رات کو ہو تو صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں، پھر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جنازہ کے آگے یا پیچھے چلنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جنازہ کے پیچھے چلنے والے کو آگے چلنے والے پر اس طرح فوقیت حاصل ہے، جیسے باجماعت نماز پڑھنے والے کو اکیلے پڑھنے والے پر ہے، یہ سن کر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا ہے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ انہوں نے (ایک جہت میں ہی رہ کر) لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اچھا نہ سمجھا، (اس لیے ایسے کیا تھا)۔

● یہودی لڑکے کی عیادت

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَالَ: أَسْلِمْ. فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ. (134)

ایک یہودی لڑکا (عبدوس نامی) نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لے چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا اپنے والد سے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔

● أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ يَهُودِيًّا مَرِضَ بِجِوَارِهِ. (135)

نبی ﷺ نے ایک یہودی کی عیادت کی جو آپ کے پڑوس میں بیمار تھا۔

نیت (3): احیاء سنت، تبلیغ و تعلیم کی نیت کریں

یعنی مرض اور مریض سے متعلق جو شریعت کے احکام ہیں، اور حضور ﷺ کی جو سنتیں ہیں، ان احکام کی تبلیغ، ان سنتوں کے احیاء کی نیت کریں۔

قرآن کریم میں ہے:

وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ. (مریم: 31)

اور جہاں بھی میں رہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ مُجَاهِدٌ وَعَمْرُو بن قيس الثَّوريّ: وَجَعَلَنِي مُعَلِّماً لِلْخَيْرِ. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ: نَفَّاعاً. (136)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں علامہ مجاہد، عمرو بن قیس اور سفیان ثوری فرماتے ہیں: آیت میں مُبَارَکاً سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی اور بھلائی سکھانے والا بنایا ہے۔

نیت (4): اعانت، مصیبت زدہ کی تکلیف دور کرنے کی نیت کریں

یعنی یہ نیت کریں کہ میں عیادت کے لئے اس لئے جارہا ہوں کہ مریض کو دوا، علاج معالجہ یا اس کے علاوہ کوئی حاجت، ضرورت ہوگی تو اس کو پورا کرونگا، مریض جس کرب و اذیت میں ہے، تکلیف میں ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کرونگا۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کی تکمیل میں لگا رہتا ہے، اور جو کسی مسلمان کی کوئی مصیبت دور کرے گا، تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب ومشکلات میں سے اس سے کوئی مصیبت دور فرمائے گا۔ (137)

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

جس نے میرے کسی اُمتی کی ضرورت (حاجت) پوری کی تاکہ اس کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا (راضی کیا) اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (138)

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار رہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی وہ کہے گا اے پروردگار میں آپ کی عیادت کیسے کرتا حالانکہ آپ کو تو رب العالمین ہیں اللہ فرمائیں گے کیا تو نہیں جانتا میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا وہ کہے گا اے پروردگار میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ فرمائیں گے کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا تھا، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا

تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا وہ کہے گا اے پروردگار میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں اللہ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو اسے میرے پاس پاتا۔(139)

ایک اور حدیث میں ہے:

جو اپنا زائد مال اللہ کے راستے میں خرچ کرے اللہ اس کو سات سو گناہ بڑھا دے گا اور جو اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر یا مریض کی عیادت میں یا کسی کی تکلیف دور کرنے میں خرچ کرے گا تو ایک نیکی دس کے برابر ہوگی۔(140)

ایک اور حدیث میں ہے:

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. فَقَالَ : "لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ". فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ : "لَا، إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي عِتْقِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ". (141)

ایک بدو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کی تعلیم دیں کہ جس کی بدولت میں جنت میں چلا جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے بات تو مختصر کی ہے، لیکن بہت بڑی بات پوچھی ہے، بہرحال کسی غلام کو مکمل آزاد کر یا کسی کو آزاد کرنے میں حصہ ڈال۔ اس نے کہا: کیا یہ دونوں کام ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی نہیں، عِتْقُ النَّسَمَه یہ ہے کہ تم اکیلے کسی کو آزاد کرو اور فَكُّ الرَّقَبه یہ

ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی میں حصہ ڈال دو، (بقیہ نیک اعمال یہ ہیں کہ) تم دودھ والا جانور عاریۃً کسی کو دے دو اور اپنے رشتہ دار، خواہ وہ ظالم ہی ہو، کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو کسی بھوکے کو کھانا کھلایا کرو، پیاسے کو پانی پلایا کرو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، اگر ان امور کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی زبان کو خیر والے امور کے علاوہ (باقی کاموں سے) روک لو۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ". فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ". قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ". (142)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی سکت نہ ہو۔ فرمایا پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بری باتوں سے باز رہے، اس کا یہی صدقہ ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". (143)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت

پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا، جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ، فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ، فَقَالَ: آللهِ؟ قَالَ: آللهِ؟ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ. (144)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرض دار کو تلاش کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر (بعد میں) انہوں نے اسے پا لیا تو اس نے کہا: میں تنگ دست ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے، جسے یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو سہولت دے یا اسے معاف کر دے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (145)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل:6

لوگوں کے ساتھ میل ملاقات، تنہائی اختیار کرنے کی نیتیں

(1) لوگوں سے متعلق رائج آدابِ زندگی/قوانین اختیار کرتے وقت لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے کی نیت۔

(2) لوگوں کی باتوں رویوں معاملات میں تحمل و برداشت کے وقت مجبوری نہیں حکم پورا کرنے کی نیت/اذیتیں برداشت کرنے کے فضائل حاصل کرنے کی نیت۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. (146)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے، اور ان کی ایذاء پر صبر کرتا ہے، تو اس کا ثواب اس مومن سے زیادہ ہے جو لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے، اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر نہیں کرتا ہے۔

(3) خلوت/تنہائی اختیار کرتے وقت لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے کی نیت۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ، قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.(147)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، کہ پھر کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے۔

(4) لوگوں کی راحت و آرام، آسانی، ان کو فائدہ پہنچانے کیلئے کوئی بات، کوئی عمل بھی اختیار کرتے وقت مسلمان کی اعانت کی نیت کریں۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(148)

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو، وہ فائدہ پہنچائے۔

(5) کام کاج سے، مسجد سے، تبلیغ تعلیم سے جب گھر واپس آئیں تو گھر والوں کے حقوق کی ادائیگی، انکی تعلیم و تربیت کی نیت۔

قرآن کریم میں ہے:

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا قُوا اَنْفُسَكُم وَاَهلِيكُم نَارًا.

(تحریم: 06)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.(149)

تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، وَجَلَسَ النَّاسُ حَوْلَهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ امْرَأَةً امْرَأَةً، يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ، وَيَدْعُو لَهُنَّ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ إِحْدَاهُنَّ جَلَسَ عِنْدَهَا. (150)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مصلے پر ہی تشریف فرما ہوتے لوگ آپ کے آس پاس بیٹھ جاتے، سورج طلوع ہونے تک، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے پاس الگ الگ تشریف لے جاتے ان کو سلام کرتے، دعائیں دیتے، پھر اس دن جن کی باری ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کے ساتھ ٹھہر جاتے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کتاب 3: صرف ایک نیت پر اکتفاء نہ کریں کئی نیتیں کریں

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کتاب:3

صرف ایک نیت پر اکتفاء نہ کریں کئی نیتیں کریں

حدیث میں آتا ہے:

وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى انسان جتنی نیتیں کرے گا اتنا ثواب ملے گا، یعنی ایک عمل ہے لیکن اس میں اچھی اچھی کئی نیتیں کی جاسکتی ہیں، تو انسان اگر ایک ہی نیت کریگا تو ثواب بھی کم ملے گا، اور اگر کئی نیتیں کریگا تو ثواب بھی بڑھ جائیگا۔

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

وَكَذٰلِكَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا ذَا وَجْهَيْنِ أَوْ وُجُوهٍ مِنَ الْقُرُبَاتِ كَالتَّصْدِيقِ عَلَى الْقَرِيبِ الَّذِي يَكُونُ جَارًا لَهُ، وَفَقِيرًا، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَوْصَافِ الَّتِي يَسْتَحِقُّ بِهَا الْإِحْسَانَ، وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا وَجْهًا وَاحِدًا لَمْ يَحْصُلْ لَهُ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا إِذَا نَوَى جَمِيعَ الْجِهَاتِ.(151)

اور اسی طرح اگر کسی نے دو وجہوں یا کئی وجوہ والا عمل کیا قربات میں جیسے اس کا قریبی پر صدقہ کرنا جو اس کا پڑوسی اور فقیر ہے یا اس کے علاوہ وہ اوصاف کہ جن سے آدمی احسان کا مستحق ہوتا ہے اور اس نے صرف ایک وجہ کی نیت کی تو اس کو یہ حاصل نہیں ہوگا، بخلاف اس کے کہ اس نے تمام جہات کی نیت کی ہو۔

مثال 1: مسجد جانے میں متعدد نیتیں کریں:

اگر مسجد جانے والے کی صرف نماز پڑھنے کی نیت ہو تو صرف نماز کا ثواب ملے گا اور اگر مندرجہ ذیل نیتیں ہوں تو ان سب کا مستقل الگ الگ ثواب ملے گا۔ مثلاً

(1) نماز کی نیت ہو۔ (2) انتظارِ جماعت کی نیت ہو۔

(3) تلاوت کی نیت ہو۔ (4) نفل اعتکاف کی نیت ہو۔

(5) تعلیم وتعلّم کی نیت ہو۔ (6) مسلمانوں سے ملاقات کی نیت ہو۔

(7) اہتمامِ نماز کی نیت ہو۔ (8) ذکر کی نیت ہو۔

(9) گناہوں سے بچنے کی نیت ہو۔

(10) دعا میں مشغول ہونے کی نیت ہو۔

(11) لایعنی حرکات سے حفاظت کی نیت مقصود ہو۔ **(152)**

مثال 2: خوشبو لگانے میں متعدد نیتیں کریں:

خوشبو لگانا ایک عمل ہے، اگر ایک نیت سے خوشبو لگائے گا تو صرف ایک ہی نیت کا ثواب ملے گا اور اگر مندرجہ ذیل نیتیں ہوں تو ان سب کا مستقل الگ الگ ثواب ملے گا۔ مثلاً

(1) خوشبو اتباعِ سنت کی نیت سے لگائے۔ (2) دماغ معطّر ہو جائے۔

(3) خوشبو دفعِ اذیت کی نیت سے لگائے کہ بدبودار پسینہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ **(153)**

حوالہ جات

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

(1) (بخاری: رقاق/من هم بحسنة أبسيئة/رقم: 6491)

(2) (ابو داود: /جهاد/فی الرخصة فی القعود من العذر/رقم:2508)

(3) (ترمذی: زهد/مثل الدنيا مثل أربعة نفر/رقم:2325)

(4) (نسائی: /قيام الليل وتطوع النهار/من فراشه وهو ينوی القيام منام/رقم: 1787)

(5) (بخاری: الزکاة/اذا تصدق على ابنه وحو لا يشعر/رقم:1422)

(6) (بخاری: الزکاة/اذا تصدق على غنى وهو لا يعلم/رقم: 1421)

(7) (کشف الباری: 270/1 بتغیر)

(8) (فیض القدیر: 4153)

(9) (بخاری: النفقات/فضل النفقة على الأهل/رقم:5351)

(10) (سنن الدارمی: المقدمة/العمل بالعلم وحسن النية فيه/رقم:258)

(11) (بخاری، رقم:4342)

(12) (مسلم: الإمارة/استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله تعالی/رقم:1908)

(13) (سنن النسائی: الجنائز/النهی عن البكاء على الميت/رقم:1846)

(14) (مسند احمد: مسند أبي هريرة/رقم:7416)

(15) (مسند احمد: مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضی اللہ عنہا/رقم:24679)

(16) (بخاری: الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ/باب/رقم:6622)

(17) (کنز العمال: همزه/رقم:6186)

(18) (سنن نسائی: جهاد/الاستنصار بالضعيف/رقم:3178)

(19) (سنن نسائی: الجهاد/من غزا يلتمس الأجر والذكر/رقم:3142)

(20) (سنن ابی داود: الجهاد/من يغزو ويلتمس الدنيا/رقم: 2515)

(21) (ترمذی: التفسير/سورة الكهف/رقم: 3154)

(22) (سنن دار قطنی: الطهارة/النية/رقم: 133)

(23) (ابن کثیر: کهف/خطورة الرياء وعواقبه/آیت: 110)

(24) (مسلم: الامارة/قوله ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ/رقم: 1907)

(25) (مسلم: الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ/تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ/رقم: 2564)

(26) (ابن ماجه: الزهد/النية/رقم: 4229)

(27) (ابن ماجه: الفتن/جيش البيداء/رقم: 4065)

(28) (مسلم: الْإِمَارَةِ/مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ/رقم: 1905)

(29) (شعب الایمان: اخلاص لعمل لله عزوجل وترك الرياء/رقم: 6541)

(30) (بخاری: الرِّقَاقِ/الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ/رقم: 6499)

(31) (تفسیر کبیر: 172/6)

(32) (در المختار: 407/6/مکتبہ: ایچ ایم سعید)

(33) (تدریب الراوی: 5050/4)

(34) (سنن دارمی: 366)

(35) (ترمذی: 2654/جامع الاصول، رقم: 2646)

(36) (الموسوعة الفقهية الكويتية، فتوى/آداب المفتي/فقره: 29)

(37) (الموسوعة الفقهية الكويتية، نيت/5-44-47، تغسیل/فقره: 4)

(38) (فتح الباری 19/1)

(39) (مسلم، رقم: 223)

(40) (المعجم الكبير للطبرانی، رقم 13620)

(41) (مشکاۃ المصابیح، رقم: 5207، بیہقی فی شعب الایمان، ابونعیم فی الحلیة)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(42)(المعجم الکبیر للطبرانی:282)

(43) (الموسوعة الفقیة الکویتیہ،الکسب،فقرہ: 6، مجالس ابرار،مجلس: 69، ھم سے عھد لیا گیاھے،عھد:110،احیاء علوم:158/2)

(44)(سنن ابی داؤود،الزکوۃ/ما تجوز فیہ المسألة،رقم:1640)

(45)(ابن ماجہ،التجارات،بیع المزایدۃ،رقم:2198)

(46)(جامع الترمذی،الزکاۃ،من تحل لہ الزکاۃ،رقم:650)

(47) (مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 5207، احیاء العلوم: 158/2، الموسوعة الفقیة الکویتیہ، الکسب،فقرہ:5، مجالس ابرار،مجلس:69، ھم سے عھد لیا گیاھے،عھد:110)

(48)(احیاء العلوم:158/2،مجالس ابرار،مجلس:69)

(49)(مشکوٰۃ،رقم:5207،الموسوعة الفقیة الکویتیہ،الکسب،فقرہ:5،مجالس ابرار،مجلس:69)

(50)(بخاری،تفسیر،سورۃ البراء:اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ،رقم:4669)

(51/1)(کویتیہ، کسب،فقرہ:6،ترغیب المسلمین،مولانا عاشق الٰہی:26)

(51/2)(مجالس ابرار: مجلس 69۔ الموسوعة الفقھیة الکویتیة، ثواب:فقرہ/8)

(52)(مشکاۃ المصابیح،رقم:5207،بیہقی فی شعب الایمان،ابونعیم فی الحلیة)

(53)(المعجم الکبیر للطبرانی:282)

(54)(مرقاۃ،تحت الحدیث،رقم:5207،مجالس ابرار:69)

(55)(ترمذی،الزھد،ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر،رقم:2325)

(56)(انور البیان:414/1)

(57)(بیان القرآن:180/1،کشف الرحمن،معارف القرآن)

(58)(انوار البیان:655/3،کشف الرحمن،تفسیر مظھری،تفسیر ماجدی،معارف القرآن)

(59) (المعجم الکبیر طبرانی مجمع الزوائد:293/3)

(60)(جامع الاصول،رقم:725)

(61) (جامع الاصول، رقم: 8473)

(62) (جامع الاصول، رقم: 1107)

(63) (جامع الاصول، رقم: 4676، بخاری، رقم: 1422)

(64) (جامع الاصول، رقم: 4664)

(65) (جامع الاصول، رقم: 7317)

(66) (جامع الاصول، رقم: 4646، ترمذی ابواب تفسیر القرآن، رقم: 3369)

(67) (انوار البیان: 405/1)

(68) (جامع الاصول، رقم: 15، ابوداود، الزکوٰۃ، زکوٰۃ السائمۃ، رقم: 1582)

(69) (جامع الاصول، رقم: 2645)

(70) (مسند احمد، مسند شامیین، حدیث شداد بن اوس، رقم: 17140)

(71) (مسند احمد، مسند شامیین، حدیث شداد بن اوس، رقم: 17120)

(72) (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم: 2603)

(73) (ابن ماجہ، من لبس شھرۃ من الثیاب، رقم: 3607)

(74) (جامع الاصول، رقم: 2657، بخاری، التفسیر، فمن یعمل مثقال، رقم: 4962)

(75) (مسند احمد، رقم: 27574)

(76) (حیاۃ الصحابہ: 744/2)

(78) (جامع الاصول، رقم: 7528)

(79) (مسلم، رقم: 8، جامع الاصول، رقم: 2)

(80) (ابن ماجۃ، رقم: 1915)

(81) (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، زکوٰۃ، فقرہ: 134۔ الفقہ الاسلامی و أدلتہ: 896/2 ط: دار الفکر، سیرۃ النبی ﷺ 160/5)

(82/1) (أحیاء العلوم: 46/1)

(82/2)(بحوالہ انوار البیان تحت الآیۃ)

(83)(جامع الاصول، رقم:200)

(84)(جامع الاصول، رقم:4683)

(85)(جامع الاصول، رقم:7926)

(86)(سنن ابن ماجه:1849)

(87)(بخاری، رقم: 5063)

(88)(جامع الصغیر، رقم:6808)

(89)(بخاری، رقم: 5069)

(90)(ترمذی، رقم:1080)

(91)(المعجم الاوسط، رقم: 7647)

(92)(بخاری رقم: 5066)

(93)(مسند احمد:مسند أبي هريرة﷜/رقم:7416)

(94)(رسول اللہ ﷺ کا طرز علاج، مفتی محمد وصی بٹ:95)

(95)(ترمذی، رقم:1084)

(96)(سنن ابن ماجه، رقم: 1847)

(97)(معارف القرآن از مفتی محمد شفیع صاحب ؒ)

(98)(فیض القدیر، رقم: 4153)

(99)(صحیح الترغیب والترھیب، رقم:79)

(100)(سنن ابی داود، رقم:1285)

(101)(معارف القرآن: محمد:12۔الموسوعة الفقهية الكويتية، اكل/فقره: 2)

(102)(ترمذی، رقم2413)

(103)(کشف الباری:270/1بتغییر)

(104)(فیض القدیر:4153)

(105)(بخاری،رقم:4342)

(106)(سنن ابی داؤد،رقم:4017)

(107)(سنن ابی داؤد،رقم:4017)

(108)(بخاری،رقم:4759۔جامع الاصول،رقم:د-خ732)

(109)(سنن ابی داؤد،رقم:4104)

(110)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ:نیت/8/ز)

(111)(سنن الترمذی،رقم:2819)

(112)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(113)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(114)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(115)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(116)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(117)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(118)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،البسۃ/فقرہ:19)

(119)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ:نیت/8/ز)

(120)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،مخیلۃ/فقرہ:2)

(121)(مشکوۃ المصابیح،رقم:4380)

(122)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ثواب/فقرہ:9-سنن نسائی،رقم:1788)

(123)(فتح الباری3/112۔الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،عیادۃ/فقرۃ:2)

(124)(مسلم،رقم:6556۔الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،عیادۃ/فقرۃ:3)

(125)(جامع الاصول،رقم:4733)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(**126**)(سنن ترمذی، رقم: 1017 ۔ ابن ماجه، رقم: 4178)

(**127**)(موطأ امام مالك، رقم: 607)

(**128**)(مسند احمد، رقم: 612)

(**129**)(الصحيح المسلم، رقم: 4215)

(**130**)(صحیح البخاری، رقم: 5663)

(**131**)(صحیح البخاری، رقم: 5664)

(**132**) (موطأ امام مالك، رقم: 629)

(**133**)(مسند احمد، رقم: 754)

(**134**)(بخاری، رقم: 5657۔ الموسوعة الفقهية الكويتية، عيادة/فقرة: 2)

(**135**)(أخرجه العقيلي فى الضعفاء (243/2۔ الموسوعة الفقهية الكويتية، عيادة/فقرة: 2)

(**136**)(تفسیر مظهری: 94/6)

(**137**)(جامع الاصول، رقم 4792)

(**138**)(مشكوة، الشفقة والرحمة على الخلق، رقم: 4996)

(**139**)(جامع الاصول، رقم: 7329)

(**140**)(مسند احمد، حدیث عبیدة بن الجراح، رقم: 1690)

(**141**)(مسند احمد، رقم: 18647)

(**142**)(بخاری، رقم: 1445)

(**143**) (بخاری، رقم: 2442)

(**144**)(صحیح مسلم، رقم: 1563)

(**145**)(صحیح المسلم، رقم: 2699)

(**146**)(جامع الاصول، رقم: 4639)

(**147**)(بخاری، رقم: 2518۔ جامع الاصول، رقم: 7299)

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(148)(مسند احمد، رقم: 7706)

(149)(بخاری، رقم: 1975۔ جامع الاصول، رقم: 87)

(150)(معجم الاوسط، رقم: 8764)

(151)(مرقاۃ المفاتیح، 100/1)

(152)(مظاہر حق: 58/1)

(153)(مظاہر حق: 59/1)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب ____________ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں۔

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ❑ بہتر ہے ❑ اعلیٰ ہے ❑

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ❑ مناسب ہے ❑ مہنگی ہے ❑

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ❑ نہیں ❑ کبھی کبھی ❑

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمائیے:

03312607204-2607207-0331

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

نمبرشمار	کتاب	نمبرشمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہم صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی ﷺ
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اوران کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اوراس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات ورسائل

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)